إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (القرآن)

کتاب وسنت کا ترجمان علمی دعوتی واصلاحی

سلسلہ وار

المکرم

بیاد

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمہ اللہ
و
حکیم محمود سلفی رحمہ اللہ

نگران: حافظ اسعد محمود سلفی
مدیر: محمد عظیم حاصل پوری

2 جولائی، اگست 2009ء
شعبان، رمضان ۱۴۳۰ھ

- حضرت مولانا حکیم محمود صاحب رحمہ اللہ
- شب براءت حقیقت کے آئینہ میں
- رمضان، اُحکام ومسائل وفضائل
- اُف! انہوں نے قرآن بدل ڈالا
- اتحاد واتفاق

ناشر
شعبۂ نشر واشاعت جامعہ اسلامیہ سلفیہ
(مسجد مکرم) ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (القرآن)

سلسلہ وار

کتاب وسنت کا ترجمان علمی دعوتی واصلاحی

المکرم

جولائی، اگست 2009ء
شعبان، رمضان ۱۴۳۰ھ

مدیر
محمد عظیم حاصلپوری

معاون
مجیب الرحمٰن سیاف

بیاد
شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمہ اللہ
و
حکیم محمود سلفی رحمہ اللہ

سرپرست
چوہدری محمد بشیر ایڈووکیٹ
مہتمم جامعہ ھذا

نگران اعلیٰ
حافظ اسعد محمود سلفی

فہرس

درس قرآن	الشیخ عبدالوحید ساجد	3
درس حدیث	رحمت اللہ شاکر	4
اَحکام ومسائل	حافظ عبدالمنان نورپوری	5
اتحاد واتفاق	الشیخ مولانا محمد اعظم	10
قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو	قاری عنایت اللہ ربانی	13
شب براءت حقیقت کے آئینہ میں	محمد عظیم حاصلپوری	16
رمضان، اَحکام ومسائل	ابومحمد شمس الدین	35
حضرت مولانا حکیم محمود صاحب رحمہ اللہ	حافظ عبدالسلام زاہد	50
روح اور جسم	قاری دلاور سلفی	56
قبر سے حشر تک	الشیخ محمد یحییٰ شاہین	59
اُف! انہوں نے قرآن بدل ڈالا	محمد طیب سلفی	62
جامعہ کا اعزاز	مجیب الرحمٰن سیاف	66
بزرگوں کی باتیں	ابوبکر اسماعیل	68
بچوں کی مجلس	طلباء جامعہ ھذا	70

مجلس ادارت

شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم حفظہ اللہ
پروفیسر حافظ ارشد حفظہ اللہ
حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ
غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ
الشیخ عبدالوحید ساجد حفظہ اللہ
ضیاء اللہ کھوکھر حفظہ اللہ
اساتذہ جامعہ ھذا
طلبا جامعہ ھذا
انتظامیہ جامعہ ھذا

خط وکتابت
جامعہ اسلامیہ سلفیہ
(مسجد منکرم) ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ
0301-6131916
055-3846592

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

اے حکمران اپنی آخرت کے بارے سوچ

{إِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَی أَھْلِھَا وَإِذَا حَکَمْتُم بَیْنَ النَّاسِ أَن تَحْکُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُم بِہِ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعاً بَصِیْرا}

سورۃ النساء (۵۸/۴)

''اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں (ذمہ داریاں) اہل لوگوں کے سپرد کرو اور لوگوں کے درمیان عدل وانصاف والے فیصلے کرو، بیشک اللہ تمہیں بہت اچھے طریقے سے سمجھا رہا ہے۔ اللہ سن رہا اور دیکھ رہا ہے''

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

''کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے پھر وہ مرے اور جس دن مرے وہ اپنی رعیت کے حقوق میں خیانت کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا''۔

صحیح مسلم، الامارۃ (۴۷۲۹) (۳۶۳)

رعیت کے حقوق میں خیانت کرنے سے مراد ہے کہ حاکم کیلئے اپنی رعیت کے دین اور دنیا دونوں کی اصلاح ضروری ہے پھر اگر اس نے لوگوں کا دین خراب کیا اور حدودِ شرعیہ کو ترک کیا یا انکی جان و مال پر ناحق زیادتی کی یا اور قسم کی ناانصافی کی یا انکی حق تلفی کی تو اس نے اپنے فرضِ منصبی میں خیانت کی، اب وہ جہنمی ہے اگر اس کام کو حلال جانتا تھا تو ہمیشہ کیلئے جنت سے محروم رہے گا۔ اس لیے حکمرانوں کو چاہیے کہ عوام یعنی رعایا کے حقوق کا خاص خیال رکھیں جیسے وہ اپنی حفاظت اور صحت کا خیال رکھتے ہیں۔

اور اپنی رعایا کے ساتھ خیر خواہی کریں، خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ حکمران قومی آمدنی کو اپنے اللوں تللوں پر نہ اڑائیں۔ اس سے اپنے اردگرد کے حوالیوں، موالیوں ہی کو نہ نوازیں اور اپنی ہی حفاظت پر قومی آمدنی بے دردی سے نہ خرچیں۔ قومی وسائل کو ضائع نہ کریں، بلکہ صحیح معنوں میں عوام کی فلاح و بہبود، ان کی تعلیم و تربیت پر، ان کے لیے عدل و انصاف کو یقینی بنائیں اور وسائل و مسائل کا خیال رکھیں، امیر و غریب کے درمیان طبقاتی کشمکش کو ختم کریں تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کریں، تمام ریاستوں کو برابر کے حقوق دیں، اسلام، اہل اسلام اور شعائر اسلام کا دفاع کریں۔ اسلام کی نشر و اشاعت کو یقینی بنائیں، اللہ کی سرزمین پر اللہ کا قائم کردہ نظام لاگو کریں کیونکہ یہ عہدہ ایک امانت ہے اور یہی امانت و دیانت کا تقاضا ہے اور رعایا کے حقوق کی ادائیگی کا صحیح طریقہ بھی ایسے ہی عادل حکمرانوں کو قیامت کے دن میدانِ محشر میں اللہ کے عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

صحیح بخاری، الزکاۃ: باب باب الصدقۃ بالیمین، (۱۴۲۳)

لیلۃ المبارکہ کون سی رات ہے

الشیخ عبدالوحید ساجد

{حٰمٓ، وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ، إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِيْنَ، فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيْمٍ، أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ، رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ}

''حٰمٓ، قسم ہے اس وضاحت والی کتاب کی، یقینا ہم نے اس (قرآن) کو بابرکت رات میں نازل کیا ہے کہ کیونکہ ہم ڈرانے والے ہیں (یہ وہ رات ہے) جس میں ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ کیا جاتا ہے، ہمارے پاس حکم ہو کہ ہم ہی ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے، آپ کے رب کی مہربانی سے، وہ ہی ہے سننے والا جاننے والا۔'' (الدخان ۴۴/ ۱)

بعض لوگ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ اس میں جو لیلۃ مبارکہ کا تذکرہ ہوا ہے وہ نصف شعبان کی رات ہے مگر یہ قیاس آرائی محض باطل پر مبنی ہے

اس جگہ لیلہ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہی ہے کیونکہ قرآن مجید لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا ہے ارشاد ربانی ہے: {اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ}

''ہم نے اس کو قدر والی رات میں نازل کیا ہے'' (القدر ۹۷/ ۱)

اور یہ معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

{شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآن}

''رمضان کا مہینہ وہ ہے کہ جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔'' (البقرہ ۱۸۵)

ان تینوں آیات بینات کو جمع کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ لیلہ مبارکہ لیلہ قدر ہے اور وہ رمضان میں ہے کیونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان کے مہینہ میں لیلۃ مبارکہ یعنی لیلہ قدر کو ہوا اور اسی رات ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ کیا جاتا ہے نا کہ شعبان کی پندرھویں رات کو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے۔ اسکے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''

بخاری، فضل لیلۃ القدر، باب فضل الیلۃ القدر (۲۰۱۴) و مسلم (۷۶۰)

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

{لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ}

''شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) سر انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔ یہ سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے'' سورۃ القدر (۳۔۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں یا جب پانچ راتیں باقی رہ جائیں'' بخاری، لیلۃ القدر (۲۰۲۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی' وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی اور جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ''

مسلم (۷۶۲) (۱۱۷۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔ اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی سرخی مدہم ہوتی ہے'' ابن خزیمہ (۲۳۱/۳) حسن

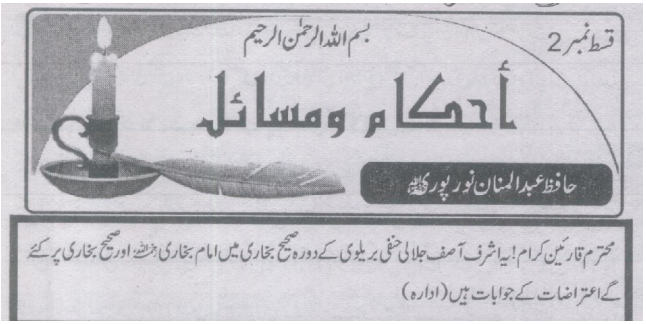

محترم قارئین کرام! یہ اشرف آصف جلالی حنفی بریلوی کے دورہ صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ اور صحیح بخاری پر کئے گے اعتراضات کے جوابات ہیں (ادارہ)

۳ (سوال) ۔ بخاری شریف کے اندر دو چیزیں ملیں گی ایک احادیث اور دوسرا تراجم ابواب ہر مقام پر کتاب کے عنوان کے تحت کئی ابواب قائم کیے اور باب کے عنوان کے ساتھ کبھی آیا ت کریمہ کے جزئ، کہیں صحابہ] یا تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال اور کہیں سند کے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا ایک جز بیان کرتے ہیں اور اس کے بعد آپ روایت حدیث کی طرف آتے ہیں پس احادیث لانے سے قبل جو آیت یا حدیث یا قول صحابہ نقل کرتے ہیں وہ امام بخاری رحمہ اللہ کا فقہی مذہب اور فقہی نقطہ نظر ہوتا ہے۔

۴ (سوال) ۔ حدیث الباب اور ترجمۃ الباب میں فرق سے جن لوگوں نے یہ ملحوظ نہ رکھا وہ ٹھوکر کھا گئے انہیں مغالطہ لگا حدیث الباب سے مراد اس باب میں مذکور احادیث مصطفی ہیں یعنی وہ احادیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین واعمال وتقاریر ہیں ترجمۃ الباب حدیث نبوی نہیں بلکہ امام بخاری رحمہ اللہ کا فقہی مذہب ہے اور ان کے فقہی رجحان کو واضح کرتا ہے یہ دراصل فقہ البخاری ہے۔

۵ (سوال) ۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ترجمۃ الباب اصل میں اجتہاد بخاری ہے جس پر انہیں مجتہد کہتے ہیں لہذا ترجمۃ الباب سے اختلاف کر سکتے ہیں کہ وہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے امام بخاری کی فقہ کو ماننے والے اگر فقہ امام اعظم سے اختلاف کرتے ہیں تو فقہ امام بخاری سے اختلاف کیوں نہیں ہوسکتا۔۔؟ تمام ائمہ نے فقہ احادیث سے ہی لی ہے اگر ان

ائمہ کی فقہ سے اختلاف جائز ہے تو امام بخاری کے ترجمۃ الباب سے اختلاف کیونکر جائز نہیں ۔۔؟

سوال۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے تراجم الابواب میں اپنا موقف بیان کیا ان کا طریقہ یہ ہے کہ کسی مسئلے پر اپنے رجحان علمی، مذہب فقہی، رجحان طبع اور اپنی تحقیق کو پوری امانت و دیانت اور عدل و انصاف کے ساتھ روایت حدیث سے پہلے درج کرتے ہیں بعد میں وہ احادیث لاتے ہیں جو ان کے موقف کے مطابق ہوتی ہیں بخاری صرف احادیث کی کتاب نہیں بلکہ تراجم الابواب کی صورت میں امام بخاری کے اپنے فقہی رجحان اور فقہی اجتہاد کی کتاب بھی ہے اور یہ فرق میرا پیدا کردہ نہیں بلکہ محقق، مسلم، متفق علیہ فرق ہے اہل علم اس کا انکار نہیں کر سکتے اس کی مثال کتاب الوضوء باب ۶۳ البول قائماً وقاعداحدیث نمبر ۲۲۴ میں امام بخاری نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق حدیث ذکر کی ہے اور پوری بخاری میں کسی مقام پر بیٹھ کر پیشاب کرنے کے متعلق حدیث ذکر نہیں کی اگر صرف بخاری پر رہیں تو بیٹھ کر پیشاب کرنے کی کوئی سنت سمجھ میں نہ آسکے امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں قائما وقاعد ادونوں کو ذکر کر دیا اس سے یہ بات بتادی کہ دونوں طریقے جائز ہیں مگر قاعدا کے حوالے سے حدیث نہیں لا سکے کیونکہ ان کا اپنا فقہی رجحان اسی طرف تھا۔

۳ جواب۔ ’’آپ لکھتے ہیں پس احادیث لانے سے قبل جو آیت یا حدیث یا قول صحابہ نقل کرتے ہیں وہ امام بخاری کا فقہی مذہب اور فقہی نقطہ نظر ہوتا ہے‘‘

یہ بات تو مشہور و معروف ہے کہ ’’ فقہ البخاری فی تراجمہ‘‘ مگر آیات اور احادیث کو امام بخاری کا فقہی مذہب اور فقہی نقطہ نظر قرار دینا عجیب ہے۔

۴ جواب۔ آپ لکھتے ہیں ’’ترجمۃ الباب حدیث نبوی نہیں بلکہ امام بخاری کا فقہی مذہب ہے ‘‘دیکھیں آپ خود پہلے نمبر ۳ میں فرما چکے ہیں ’’بخاری شریف کے اندر دو چیزیں ملیں گی ایک

احادیث اور دوسرا تراجم ابواب، ہر مقام پر کتاب کے عنوان کے تحت کئی ابواب قائم کیے اور باب کے عنوان کے ساتھ آیات کریم کے جز، کہیں صحابہ یا تابعین کے اقوال اور کہیں سند کے بغیر حضور ﷺ کی حدیث کا ایک جز بیان کرتے ہیں'' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے ہاں بھی تراجم ابواب بخاری میں بسا اوقات آیات کریمہ اور احادیث نبویہ مذکور ہوتی ہیں ۔نمبر تین میں آپ کا تراجم ابواب میں مذکور آیات کریمہ اور احادیث نبویہ کو امام بخاری کا فقہی مذہب اور فقہی نقطہ نظر قرار دینا اور اب نمبر (۴) میں فرمانا ''ترجمۃ الباب حدیث نبوی نہیں'' سراسر تحکم ہے ہاں وہ تراجم ابواب جن میں امام بخاری رحمہ اللہ نے کوئی آیت کریمہ اور کوئی حدیث ذکر نہیں کی ان کے متعلق کہہ سکتے ہیں ترجمۃ الباب حدیث نبوی نہیں بلکہ۔الخ

۵ (جواب) ۔آپ کے اپنے بیانات سے واضح ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ بعض تراجم ابواب میں آیات کریمات اور بعض تراجم ابواب میں احادیث نبویہ ذکر کرتے ہیں تو ایسے تراجم کو اجتہاد بخاری کہنا کیوں کر درست ہوسکتا ہے ۔۔؟ ایسے تراجم سے اختلاف کرنا تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی معصیت و نافرمانی ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی معصیت و نافرمانی درست نہیں اللہ کا فرمان ہے

{وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيناً} الاحزاب (۳۶)

''اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا، تو تحقیق وہ گمراہ ہوگیا واضح گمراہ ہونا۔اور مزید فرمایا:

{وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدا}

''اور جو کوئی اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً اس کے لیے جہنم کی آگ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں''۔الجن (۲۳)

ہاں وہ تراجم ابواب جن میں آیات نہیں اور احادیث بھی نہیں ان میں امام بخاری

رحمہ اللہ کا اپنا قول ہے یا کسی صحابی یا تابعی کا قول ہے انہیں امام بخاری رحمہ اللہ کا اجتہاد کہہ سکتے ہیں یا پھر امام بخاری نے کسی آیت یا حدیث سے کوئی مسئلہ استنباط کیا وہ استنباط درست نہ ہو تو آپ کہہ سکتے ہیں یہ استنباط امام بخاری کا اجتہاد ہے جو درست نہیں۔

اہل حدیث اور غیر اہل حدیث سے کبھی کسی اہل علم نے نہیں کہا کہ فقہ امام بخاری کا یا قول امام بخاری یا عمل امام بخاری سے اختلاف نہیں ہوسکتا لہذا آپ کا لکھنا ''امام بخاری کی فقہ کو ماننے والے اگر فقہ امام اعظم سے اختلاف کرتے ہیں تو فقہ بخاری سے اختلاف کیوں نہیں ہوسکتا۔۔؟ خواہ مخواہ ہے۔

آپ لکھتے ہیں ''تمام ائمہ نے فقہ احادیث سے ہی لی ہیں'' ایک امام کی فقہ ہے

((اَلْخَمْرُ وَهِيَ عَصِيْرُ الْعِنَبِ اِذَا غَلَا وَاشْتَدَّ وَقَذَفَ بِالزَّبَدِ))

''خمر (شراب) انگور کا شیرہ ہے جب کہ وہ خوب جوش مارے اور جھاگ چھوڑ دے''۔

اور ''لَمْ يُحَرِّمْ كُلَّ مُسْكِرٍ''

''ہر نشہ آور کو حرام نہیں کیا''

یہ دونوں مسئلے امام موصوف نے کس آیت کریمہ یا کس حدیث نبوی سے لیے ہیں۔۔؟

پھر ''تمام ائمہ نے فقہ احادیث سے لی ہیں'' تو حنفی صرف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ہی تقلید کیوں کرتے ہیں۔۔؟ امام مالک رحمہ اللہ یا امام شافعی رحمہ اللہ یا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تقلید کیوں نہیں کرتے۔۔؟

پھر ''تمام ائمہ نے فقہ احادیث سے لی ہیں'' تو ایک ہی چیز ایک امام کی فقہ میں حلال اور دوسرے امام کی فقہ میں وہی چیز حرام کیوں۔۔؟ خوب غور کریں بہت فائدہ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ پھر ائمہ کا رجوع مشہور و معروف ہے تو آیا وہ احادیث ہی سے لی ہوئی فقہ سے رجوع فرماتے تھے۔

پھر تمام ائمہ میں امام بخاری رحمہ اللہ بھی شامل ہیں اور ''تمام ائمہ نے فقہ احادیث ہی سے لی ہیں ''تو امام بخاری نے بھی ''فقہ البخاری'' احادیث ہی سے لی ہیں

تو بخاری، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ سے اختلاف احادیث ہی سے لی ہوئی فقہ سے اختلاف ہوا۔ آیا یہ درست ہے۔۔؟

٦ (جواب)۔آپ لکھتے ہیں ''امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں قائماً و قاعد ادونوں کو ذکر کر دیا اس سے یہ بات بتادی کہ دونوں طریقے جائز ہیں مگر قاعدا کے حوالے سے حدیث نہیں لا سکے کیونکہ ان کا اپنا قلبی رجحان اس طرف تھا'' مگر یہ بات بے بنیاد ہے محض ایک ظن ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ}

''اے ایمان والو! بہت سے گمان سے بچو یقیناً بعض گمان گناہ ہیں''۔الحجرات (١٢)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ))

''اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ''

علامہ بدرالدین عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں

((وَالْاَحْسَنُ اَنْ يُقَال:لَمَاوَرَدَ فِي هٰذَاالْبَابِ جَوَازُالْبَوْلِ قَائِمًاوَجَوَازُهُ قَاعِدًابِاَحَادِيْثَ كَثِيْرَةٍ اَوْرَدَالْبُخَارِيُّ اَحَادِيْثَ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ فَقَطْ ،وَفِي تَرْجَمَةِ اَشَارَالِى الْفَصْلَيْنِ اِمَّااِكْتِفَائً بِشُهْرَةِ الْفَصْلِ الثَّانِي وَعَمَلِ اَكْثَرِالنَّاسِ عَلَيْهِ اِمَّا اِشَارَةً اَنَّهُ وَقَفَ عَلٰى اَحَادِيْثِ الْفَصْلَيْنِ وَلٰكِنَّهُ اقْتَصَرَعَلٰى اَحَادِيْثِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ لِكَوْنِهَاعَلٰى شَرْطِهِ))

''یہ کہنا بہتر ہوگا' کہ جب اس باب میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے جواز اور بیٹھ کر پیشاب

کرنے کے جواز پر بہت سی احادیث وارد ہیں تو امام بخاری رحمہ اللہ نے صرف پہلی فصل (کھڑے ہوکر پیشاب کرنے) کی احادیث لانے پر ہی اکتفا کیا اور ترجمۃ الباب میں دونوں فصلوں کی طرف اشارہ کر دیا۔ یا تو دوسری فصل کی شہرت اور اکثر لوگوں کے اس پر عمل پیرا ہونے پر اکتفا کرتے ہوئے یا اس طرف اشارہ مقصود تھا کہ احادیث تو دونوں فصلوں کی معلوم ہیں لیکن چونکہ فصل اول کی احادیث انکی شرط پر تھیں اس لیے ان ہی کے بیان پر اقتصار کیا''

جناب کا لکھنا ''مگر قاعدا کے حوالے سے حدیث نہیں لا سکے'' یہ عجیب ہے فن حدیث میں امام بخاری کے مرتبہ ومقام کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے جبکہ پہلے آپ ان کا مقام ومرتبہ ذکر کر آئے ہیں۔ فَیَالَلْعَجَبَ (جاری ہے)

فرد ملت کا نظام حیات

{لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِيٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ} انسانی عروج کی طرف اشارہ ہے۔

{ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ} انسانی زوال کی طرف اشارہ ہے۔

سورۃ التین (۹۵/۴،۳)

باہم ایک ہو کر ایک الہٰ کی عبادت عروج کی ضمانت ہے، اور ایک الہٰ کی اطاعت چھوڑ کر طاغوت کے پیچھے لگ کر فرقہ فرقہ ہو کر منتشر ہو جانا زوال کی رزالت ہے۔

زندگی کا ہر قدم ہے اگلے قدم کا نشان
زندگی دراصل ہے جوش طلب کا نشان

نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوْحِيْ۔ یہ بیان حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے والی ذات بھی واحد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی روح بھی وحدت وحدانیت تھی۔ زندگی کا پورا نظام ہی تفسیر وحدت ہے۔

ہوں عناصر حیات کے صد ہا
لیکن اصل نظام ایک ہی ہے

اتحاد دینی فریضہ ہے

اتحاد و اتفاق نہ صرف انسانی ضرورت ہے بلکہ یہ ایک اہم دینی فریضہ ہے۔ اتحاد کو قائم رکھنا اور نا اتفاقی سے بچنا یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اس حکم کی اطاعت کرنا فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَلاَ تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ إِذْ کُنتُمْ أَعْدَاء فَأَلَّفَ بَیْنَ قُلُوبِکُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِہِ إِخْوَاناً}

''اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے'' سورۃ آل عمران (۱۰۳/۳)

اس سے قبل کی آیت میں اتحاد کی دعوت دی۔ عزت و سربلندی کیلئے دو ہی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک تقویٰ اور دوسرا اتحاد اگر یہ اختیار نہ کیا جائے تو پھر نا اتفاقی اور ناچاقی ڈیرا ڈال لے گی۔ جس کا نتیجہ رسوائی اور فضیحت کی شکل میں نکلتا ہے۔ الامان والحفیظ

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں
مانگے جو گھر کی خیر تو خیر چمن بھی مانگ
ممکن نہیں چمن نہ رہے آشیاں رہے

{وَلاَ تَکُونُواْ کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُواْ وَاخْتَلَفُواْ مِن بَعْدِ مَا جَاء ھُمُ الْبَیِّنَاتُ وَأُوْلٰئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْم}

''تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا، ان ہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے'' سورۃ آل عمران (۱۰۵/۳)

اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو متنبہ کر رہے ہیں۔ جس طرح اہل کتاب نے روشن دلائل کے آجانے کے بعد بھی اختلاف کیا اور سرکشی اختیار کی اس طرح تم دین اسلام (قرآن وسنت) پالینے کے بعد تفرقہ میں نہ پڑنا ورنہ عذاب عظیم کے مستحق تم بھی ہو جاؤ گے۔

{إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسلاَمُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ إِلاَّ مِن بَعْدِ مَا جَاءهُمُ الْعِلْمُ بَغْياً بَيْنَهُم}

''بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے، اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر ہی اختلاف کیا ہے'' سورۃ آل عمران (۱۹/۳)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اور صرف اسلام (قرآن وسنت) ہی ہے۔ اب تم نے اہل کتاب کی طرح سرکشی اور ضد سے اس میں اختلاف نہیں ڈالنا۔ تمہارے لئے دین اسلام (قرآن وسنت) پر عمل کرنے میں ہی نجات ہے۔

{وَأَنَّ هَـذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيماً فَاتَّبِعُوهُ وَلاَ تَتَّبِعُواْ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ}

''اور یہ کہ (یہ دین) میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اسکا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو'' سورۃ الانعام (۱۵۳/۷)

دین اسلام (قرآن وسنت) یہی صراط مستقیم ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ ہے اب جو اس صراط مستقیم کو چھوڑ کر اور راہیں اختیار کرتا ہے وہ اختلاف اور نا اتفاقی کی طرف جاتا ہے۔ جو کہ صریحاً اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف روزی ہے اور ایسا آدمی یا گروہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہٹ کر امت میں افتراق پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب کو للکارتا ہے۔ الامان والحفیظ

کل کی بات ہے کہ سب مل کر اغیار کا مقابلہ کرتے تھے اب وہی باہم دست وگریبان ہیں

آہ! اس راز سے واقف ہے نہ مُلّا نہ فقیہ
وحدت افکار کی بے کردار ہے خام

دوسری قسط

أئمہ دین سے تجوید و قراءات کا ثبوت

الحقیر قاری عنایت اللہ ربانی کاشمیری

آیئے اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ آئمہ فن جنہوں نے قرآن وحدیث کے گہرے مطالعہ میں اپنی زندگیوں کو کھپا دیا وہ اس فن تجوید وقراءت کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔علامہ جزری وہ شخصیت ہیں کی جنہوں نے ستر ۷۰ سال سے زیادہ قرآن اور علوم شرعیہ کی خدمات سرانجام دی ہیں ۴۵ کتابوں کے مصنف اور قاضی القضاۃ بھی رہے،ایک لاکھ احادیث کے حافظ تھے فرماتے ہیں۔

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ آثِمٌ

اور علم تجوید کا حاصل کرنا واجب ہے ضروری ہے۔جو تجوید کے ساتھ قرآن نہ پڑھے وہ گنہگار ہے۔

لِاَنَّهُ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا

کیونکہ وہ قرآن اس تجوید کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔اور اسی طرح (یعنی تجوید کے ساتھ) اس (اللہ تعالیٰ سے) ہم تک پہنچا ہے۔

وَهُوَ اَيْضاً حِلْيَةُ التِّلَاوَةِ وَزِينَةُ الْاَدَآئِ وَالْقِرَاءَةِ

اور وہ (علم تجوید) تلاوت کا زیور بھی ہے۔اور فن ادا اور علم قراءت کیلئے زینت ہے۔

وَهُوَ اِعْطَاءُ الْحُرُوفِ حَقَّهَا مِنْ صِفَةٍ لَّهَا وَمُسْتَحَقَّهَا

اور وہ (علم تجوید) حروف کو انکا حق دینا ہے۔ان کی صفات لازمہ سے اور انکی صفات عارضہ

سے۔

ان اشعار سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تجوید کے ساتھ ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور پھر آگے اپنے نبی کو بھی تجوید کے ساتھ قرآن پڑھانے کی تلقین کی۔

اجماعِ امت سے ثبوت

نزول قرآن کے زمانہ سے لے کر آج تک قرآن صحیح پڑھنے پر پوری امت کا اجماع ہے اور کسی مسلک کے عالم نے قرآن غلط پڑھنے کا فتویٰ نہیں دیا اور صحیح پڑھنے کا معیار علم تجوید ہے۔ علامہ جزری فرماتے ہیں:

((مَن یُحسِنِ التَّجوِیدَ یَظفَرُ بِالرَّشَد))

''جو اچھی طرح تجوید میں ماہر ہوجاتا ہے وہ کامیاب ہوجاتا ہے ہدایت پانے میں''

المقدمة الجزرية (ص ۱۰۷)

اللہ ہمیں تجوید کے مطابق صحیح قرآن پڑھنے کی توفیق دے تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی ہمیں نصیب ہو۔

اسلاف میں علم تجوید و قراءت پڑھانے کا اہتمام

بخاری شریف میں موجود ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((خُذُوا القُرآنَ مِن اَربَعَةٍ))

''چار صحابہ سے قرآن پڑھا کرو''

بخاری، فضائل القرآن، باب القرآت من اصحاب النبی ﷺ

یہ چاروں صحابہ ① حضرت عبداللہ بن مسعود ② رضی اللہ عنہ حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ ③ حضرت معاذ بن جبل ④ رضی اللہ عنہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو علم تجوید

کے ساتھ قرآن پڑھاتے ان کے بعد تابعین کی جماعت نے تجوید کے ساتھ قرآن پڑھانے کا اہتمام کیا۔

حدیث پاک میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَیرُکُم مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَعَلَّمَہٗ))

''تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو خود قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور آگے بھی تعلیم دے''

صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم۔۔۔۔۔۔(۵۰۲۷)

ہم امام عاصم رحمہ اللہ کی قرآت امام حفص رحمہ اللہ کی روایت علامہ شاطبی رحمہ اللہ کے طریقے پر پڑھتے ہیں اور جو رسم عثمانی کے مطابق ہے۔(ایک مثال) ابوعبدالرحمن سلمیؒ تابعی کا واقعہ پڑھنے سے آپکو اندازہ ہوجائے گا کہ کس طرح اس زمانے میں تجوید وقراءت کا اہتمام کیا جاتا تھا۔

ابوعبدالرحمن سلمی تابعی رحمہ اللہ جو امام عاصم رحمہ اللہ کے استاد بھی ہیں انہوں نے حدیث عثمان رضی اللہ عنہ

((خَیرُکُم مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَعَلَّمَہٗ))

''تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو خود قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور آگے بھی تعلیم دے''

صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم۔۔۔۔۔۔(۵۰۲۷) از زینت المصحف

یہ سن کر فرمایا تھا کہ مجھے اس حدیث نے یہاں بٹھایا ہے۔حالانکہ وہ خود بہت بلند پایہ عالم تھے۔لوگوں کو انکے علم کی ضرورت بھی تھی لیکن کوفہ کی جامع مسجد میں ۴۰ سال تک قرآن کی تعلیم دیتے رہے۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ نے انہی سے قرآن پڑھا تھا اسلاف کسی چیز کو قرآت قرآن کے برابر نہ سمجھتے تھے۔قرآن مجید کو تجوید وقرآت کے خلاف غلط پڑھنے والے حروف کو بدل کر گھٹا بڑھا کر غلط پڑھنے والے سوچیں کہ کہیں وہ قرآن مجید کی اس آیت کے

مصداق تو نہیں۔

((فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا قَولًا غَیرَ الَّذِی قِیلَ لَھُمْ فَاَ نزَلْنَا عَلَی الَّذِیْن ظَلَمُوا رِجزاً مِنَ السَّمَاءِ بِمَا کَانُوا یَفسُقُون) سورۃ البقرہ (۲/۵۹)

''جو ظالم لوگ تھے انہوں نے اس کلمہ (حِطَّۃٌ) 'بخشش'' کو جس کا انہوں کو حکم دیا گیا بدل کر اس کی جگہ (حِنْطَۃٌ) ''گندم'' کہنا شروع کر دیا تھا پس ہم نے ان ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے تھوڑے سے ردو بدل کی وجہ سے معنی و مفہوم بدل جاتے ہیں اس لیے قرآن مجید کو سوچ سمجھ کر پڑھنا چاہیے اور اسے درست پڑھنے کی ہر ممکن حد تک کوشش بھی کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلاف کے طریقے پر چل کر تجوید و قراءت کے مطابق صحیح قرآن پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (جاری ہے۔۔۔۔۔۔)

شب برأت کی حقیقت

تحریر..... محمد عظیم حاصل پوری

ماہ شعبان کی فضیلت میں بہت سی باتیں معروف ہیں اصل میں جن کی کچھ حقیقت نہیں سوائے اسکے کہ رسول اللہ ﷺ اس میں کثرت سے روزے رکھتے تھے اور دوسروں کو اسکی تلقین فرماتے تھے اور وہ بھی استقبال رمضان کیلئے نہیں۔

ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کو کچھ واعظین اور صوفی حضرات بہت اہمیت دیتے ہیں اور اسکی فضیلت میں بہت سی من گھڑت باتیں بیان کرتے ہیں۔مثلاً کہ اللہ کے عرش کے نیچے ایک درخت ہے جس کے ہر پتے پر ہر انسان کا نام لکھا ہوا ہے۔پندرہ شعبان سے لیکر ایک سال تک جنہوں نے مرنا ہوتا ہے ان کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور جنہوں نے پیدا ہونا ہوتا ہے ان کے پتے اگ آتے ہیں۔پھر اس دن اور رات کو خصوصی نماز وظائف اور کئی بدعات کرتے اور اسکی ترویج میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔حالانکہ ان کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں اور نہ ہی ان کا اسلام سے کچھ تعلق ہے۔

شب برأت چہ معنی دارد

عرف عام میں پندرہ شعبان کی رات کو''شب برأت'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

''شب براءت'' فارسی اور عربی یا اردو کے دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔

① شب فارسی میں رات کو کہتے ہے اور برأت (مہموز) عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ہے بری ہونے اور نجات پانے کے ہیں۔اس اعتبار سے اسکا معنی ہوا''بیزاری والی رات''

② اگر لفظ برات (غیر مہموز) ہو تو یہ سنسکرت سے ماخوذ ہے اور یہ فارسی اور اردو میں الگ الگ معنی دے گا۔

اردو میں اس (برات) سے مراد وہ جلوس جو دولہا اپنے ساتھ شادی کیلئے لے کر جاتا ہے اور فارسی میں برات (غیر مہموز) یعنی حصہ، نقد اور تقدیر وغیرہ ہے۔

اس نام ''شب برأت'' کے خالص عربی نہ ہونے سے ہی اسکے بناوٹی ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر دین میں اسکی کوئی اہمیت ہوتی تو اسکا نام لیلۃ البرأۃ ہوتا جبکہ دین حنیف میں اسکا کسی صحیح حدیث سے ثبوت نہیں ملتا۔

بعض کا خیال ہے کہ یہ نام شیعہ نے رکھا ہے وہ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تبرّا کرتے ہیں اس لیے اسے ''شب برأت'' کہتے ہیں یعنی ''تبرّا کی رات'' (بیزاری کی رات) اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے ''تبرّا'' کی جگہ اسی کا ہم معنی لفظ ''برأت'' لگا کر مسلمانوں میں اسے عام کر دیا۔

بعض لوگ سورہ دخان کی ابتدائی آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ اس میں جو لیلۃ مبارکہ کا تذکرہ ہوا ہے وہ نصف شعبان کی رات ہے مگر یہ قیاس آرائی محض باطل پر مبنی ہے اس جگہ لیلہ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہی ہے کیونکہ قرآن مجید لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا ہے۔

جامع البیان رقم (۲۴۰۹)

اس ضمن میں جو روایات بیان کی جاتی ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ سب کی سب ضعیف، موضوع اور من گھڑت ہیں۔ ہم اس مقام پر چند روایات کی تخریج وتحقیق پیش کرتے ہیں۔

(1) مغفرت کا دن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

((فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ :((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرِ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ))

"ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بستر سے) غائب پایا (میں نے تلاش کیا تو) آپ ﷺ بقیع الغرقد میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ خطرہ محسوس ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔۔؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا یہ گمان تھا کہ آپ کسی دوسری اہلیہ کے ہاں چلے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار افراد کو بخش دیتے ہیں"

تخریج وتحقیق

① ترمذی ،الصوم، باب ما جاء فی لیلة نصف الشعبان(۷۳۹)وابن ماجه(۱۳۸۹)

واحمد(۲۶۵۴۶)والبیهقی فی شعب الایمان(۳۸۲۴)والمعجم الاوسط لطبرانی(۱۹۹)وجمع الجوامع(۱۷۳۷)

② حدثنا أحمد بن منيع حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا الحجاج بن أرطاه عن يحيى بن أبى كثير عن عروة عن عائشة

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث ضعیف ہے، اسے یحییٰ (ابن ابی کثیر) نے عروہ سے نہیں سنا۔

اور نہ حجاج بن اُرطاۃ نے یحییٰ سے سنا ہے، نیز یہ دونوں راوی عند المحدثین مدلس ہیں۔

الجرح والتعدیل (۳/۲۷۳) و تاریخ بغداد (۸/۲۲۵)

③ معلوم ہوا کہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے البتہ اس روایت کے تین شواہد موجود ہیں جبکہ وہ تمام بھی ضعیف، منکر اور مردود ہیں۔ العلل المتناهية (۲/۶۹، ۶۷) (۹۱۹، ۹۱۸)

(2) مشرک کی بخشش نہیں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ))

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات (اہل اُرض) کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں مشرک اور (بلاوجہ مسلمان سے) دشمنی رکھنے والے کے علاوہ تمام مخلوق بخش دیتے ہیں''

تخریج و تحقیق

① ابن ماجه، اقامة الصلوات، باب ما جاء في ليلة نصف الشعبان (۱۳۹۰) والسنة لابن ابی عاصم (۵۱۰) وشعب الايمان (۲/۲۱) وحلية الاولياء (۵/۱۹۱) و المعجم الكبير للطبرانی (۲۰/۱۰۹)

② حدثنا راشد بن سعيد بن راشد الرملی حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الضحاک بن أيمن عن الضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب عن أبی موسی رضی اللہ عنہ الأشعری۔

دوسری سند

حدثنا محمد بن إسحاق حدثنا أبو الأسود النضر بن عبد الجبار حدثنا ابن لهيعة عن الزبير بن سليم عن الضحاک بن عبد الرحمن عن أبيه قال سمعت أبا موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه

اس روایت کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔

الجرح والتعديل(۵ /۲۸۲)ومیزان الا
عتدال(۲/۴۷۵)والتقریب(۱/۴۴۴)

اوراس سند میں عبدالرحمن بن عرزب راوی مجھول ہے۔ التقریب (۳۹۵۰)

اس سند میں زبیر بن سلیم بھی مجھول ہے۔ التقریب (۱۹۹۶)

علاوہ ازیں ولید بن مسلم، مدلس اور ضحاک بن اَیمن مجھول ہے۔التقریب(۲۹۶۵)

③ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن کہا ہے (واللہ اعلم یہ حکم انہوں نے کس بناء پر لگایا ہے)۔ السلسلة الأحاديث الصحيحة(۱۴۴)

(3) رزق کی تقسیم

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ))

''جب پندرہ شعبان کی رات ہو تو اس رات کا قیام کرو اور اس دن کا روزہ رکھو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس رات غروب آفتاب کے بعد آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں، خبردار! کون مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے۔؟ میں اسے بخش دوں، کون رزق طلب کرنے والا ہے۔؟ میں اسے رزق دے دوں، کون آزمائش ومصیبت میں مبتلا ہے۔؟ میں اسے عافیت دے دوں، خبردار! فلاں فلاں کون ہے۔؟ حتی کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے''۔

تخریج وتحقیق

① ابن ماجه،اقامة الصلوات ،باب ما جاء فی لیلة نصف الشعبان(۱۳۸۸)وضعیف الجامع الصغیر(۶۵۳)والعلل المتنا

هية(۲ /۷۱)(۹۲۳)والموضوعات لابن (۲ /۱۲۷)ومجمع الزوائد(۱۰/۱۱۳)والمغنی(۷۳۵۱)و شعب الایمان (۳۸۳۶)

② حدثنا الحسن بن علی الخلال حدثنا عبد الرزاق أنبأنا ابن أبی سبرة عن إبراهیم بن محمد عن معاویة بن عبد الله بن جعفر عن أبیه عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ

اس روایت میں ابوبکر بن ابی سبرہ راوی کذاب ہے۔تقریب التھذیب(۷۹۷۳)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ وضاع تھا۔

ابن ماجه (۱۳۸۸)

مزید دیکھیں میزان الاعتدال(۴/۵۰۳)و العلل و معرفة الرجال(۱/۱۷۸)و تاریخ بغداد(۴/۳۷۱)و المجروحین(۳/۱۴۷)

③ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو سخت ضعیف اور موضوع قرار دیا ہے۔

ضعیف ابن ماجه، اقامة الصلوات ، باب ما جاء فی لیلة نصف الشعبان

(4) اعمال کے اٹھائے جانے کا دن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هَلْ تَدْرِيْنَ مَا هَذِهِ اللَّيْلَةُ ؟ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيْهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هَذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هَذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ))

''کیا تم جانتی ہو یہ (یعنی نصف (۱۵) شعبان کی رات) کون سی رات ہے۔؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !اس میں کیا ہوتا ہی۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس رات میں بنی آدم کے اس سال پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں لکھا جاتا ہے' اس میں بنی آدم کے اس سال ہر فوت ہونے والے انسان کے متعلق لکھا جاتا ہے' اس میں ان کے اعمال (اللہ کی

طرف) اٹھائے جاتے ہیں اور اس میں ان کا رزق نازل کیا جاتا ہے۔''

تخریج وتحقیق

① مشکوٰۃ للا لبانی (۱/ ۴۰۹) وھدایۃ الرواۃ (۲/ ۷۰) (۱۲۵۷) والجامع لأحکام القرآن لامام القرطبی (۱۶/ ۱۲۷)

② شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غالب گمان ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔ علاوہ ازیں أبو حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند ضعیف ہے، اس سند میں نضر بن کثیر عبدی راوی ضعیف ہے۔ ھدایۃ الرواۃ (۲/ ۷۰) (۱۲۵۷)

(5) کینہ پرور اور قاتل کی معافی نہیں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبادِهِ إِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ النَّفْسِ))

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات (اہل أرض) کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں اور کینہ پرور اور قاتل کے علاوہ تمام اپنے بندوں کو بخش دیتے ہیں''

تخریج وتحقیق

①مسند احمد (۲/ ۱۷۶) (۶۶۴۲) والترغیب والترھیب (۲/ ۱۱۹) (۱۵۱۹)

ومجمع الزوائد (۸/ ۱۲۷) (۱۲۸۶۱) وکنز العمال (۳/ ۸۴۳) (۷۴۶۵)

②حدثنا حسن (بن موسیٰ) حدثنا ابن لھیعۃ حدثنا حیی بن عبداللہ عن أبی عبد الرحمن الحبلی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

③اس سند میں ابن لھیعۃ ہے جس کو آخیر عمر میں اختلاط ہو گیا تھا اور یہ معلوم نہیں کہ حسن بن موسیٰ

نے ان سے یہ اختلاط سے پہلے سنی ہے یا بعد میں۔ البتہ حافظ المنذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ((رواہ أحمد باسنادلین)) اسے اُحمد نے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

الترغیب والترھیب (۴۶۰/۳)(۴۰۸۰)

(6) مومنوں کی بخشش کا دن

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللّٰهُ إِلَى خَلْقِهِ فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيُمْلِيْ لِلْكَافِرِيْنَ وَيَدَعُ أَهْلَ الْحَقْدِ بِحَقْدِهِمْ حَتّٰى يَدَعُوْهُ))

''جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ (اہل اُرض) کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ،مومنین سے درگزر فرماتے ہیں اور کافروں کو مہلت دیتے ہیں اور اہل کینہ کو چھوڑ دیتا ہے حتی کہ وہ اس کینے کو چھوڑ دیں''

تخریج وتحقیق

① المعجم الكبير للطبرانی (۲۲ /۲۲۴)(۵۹۳) وضعيف الجامع الصغير (۷۷۳)

والسنة لابن أبی عاصم (۵۱۱)(۵۲۳) و شعب الايمان (۳۸۳۲) ومجمع الزوائد (۶۵/۸) والترغيب للمنذری (۱۱۹/۲) و جمع الجوامع (۱۷۳۴)

② حدثنا أحوص بن حكيم عن مهاصر بن حبيب عن أبی ثعلبة رضی اللہ عنہ

حدثنا المحاربی عن الأحوص بن حكيم عن المهاجر بن حبيب عن مكحول عن أبی ثعلبة الخشنی رضی اللہ عنہ

③ سند میں موجود اُحوص بن حکیم محدثین کے نزدیک ضعیف ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا قول ہے۔ التقریب (۶۹۰) نیز مھاصر (مھاجر) کی ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں

ہے۔

(7) کینہ پرور کی معافی نہیں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ))

''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات (اہل اُرض) کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ تمام اپنی مخلوق کو بخش دیتے ہیں''

تخریج وتحقیق

① البيهقي في شعب الايمان (۳۸۲/۳) (۳۸۳۳) وتاريخ دمشق لابن عساكر (۱۷۲/۴۰) والمعجم الكبير للطبراني (۱۰۸/۲۰) والأوسط (۶۷۷۲)

② حدثنا احمد بن النضر العسكري ثنا هشام بن خالد ثنا عتبة بن حماد عن الاوزاعي وابن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن مالك بن يخامر عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

③ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس سند میں مکحول نے مالک بن یخامر سے ملاقات نہیں کی۔ الصحيحة (۱۳۵/۳) یعنی یہ روایت منقطع ہے اور منقطع روایت مردود کی اقسام سے

ہے جو عند المحدثین قابل حجت نہیں۔

④ امام مکحول رحمہ اللہ کا اسی معنی میں ایک قول بھی ہے جسے بعض نے حسن کہا ہے جبکہ وہ مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

((إِنَّ اللّٰهَ يَطَّلِعُ عَلَىٰ أَهْلِ الأَرْضِ فِيْ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ إِلَّا

كَافِرٍ أَوْ مُشَاحِنٍ))

''''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اہل اُرض کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پھر وہ کافر اور باہم دشمنی رکھنے والے کے علاوہ تمام لوگوں کو بخش دیتے ہیں''

البیھقی فی شعب الایمان (۳/۳۸۱) (۳۸۳۰)

(8) مشرک کی معافی نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِعِبَادِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ))

''نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ تمام اپنے تمام بندوں کو بخش دیتے ہیں''

تخریج وتحقیق

① العلل المتناهية (۲/۷۰/۹۲۱) وكشف الأستار عن زوائد البزار (۲/۴۳۶) (۲۰۴۶)

② حدثنا هشام بن عبد الرحمن الكوفي عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة

③ یہ روایت ہشام بن عبدالرحمن کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

مجمع الزوائد

(۸/۶۵)

(9) نصف شعبان کی رات دعا کی قبولیت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَمْسُ لَيَالٍ لَا تُرَدُّ فِيهِنَّ الدَّعْوَةُ: أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

,وَلَيلَةُ الْجُمعَةِ، وَلَيلَةُ الْفِطرِ، وَلَيلَةُ النَّحرِ))

''پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی، ماہ رجب کی پہلی رات، نصف یعنی پندرہ شعبان کی رات، جمعہ کی رات، عید الفطر کی رات، عید الأضحیٰ کی رات''

تخریج وتحقیق

① ضعيف الجامع الصغير (۲۸۵۲) وتلخيص الحبير (۸۰/۲)

(10) صلاۃ البرأۃ یا صلاۃ الألفیۃ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى مِائَةَ رَكْعَةٍ لَيلَةَ النِّصفِ مِنْ شَعْبَانَ۔۔۔۔ قَضَى اللّٰهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ))

''جس نے نصف شعبان کی رات سو (۱۰۰) رکعت نماز پڑھی ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر حاجت پوری کر دیں گے''

تخریج وتحقیق

① الفوائد المجموعة (ص/ ۵۱) یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔

② ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ شرح مشکوٰۃ المرقاۃ میں فرماتے ہیں کہ:

((اِنَّ مِائَةَ رَكْعَةٍ فِي نِصفِ شَعْبَانَ اَوِ الصَّلَاةُ اَلْفُ رَكْعَةٍ: لَمْ يَأتِ بِهَا خَبَرٌ وَلَا اَثَرٌ))

''نصف شعبان کی رات ((شب برأت) کو سو رکعت یا ہزار رکعت نماز کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں'' المرقاۃ (۳۸۸/۳)

③ نصف شعبان کی رات (شب برأت) کو بعض لوگ ''صلاۃ البرأۃ یا صلاۃ الألفیۃ'' ادا کرتے ہیں جس میں سو رکعات میں سے ہر رکعت میں دس بار قل ھو اللہ یعنی سورہ اخلاص پڑھی جاتی ہے اور اسکا ثبوت کسی صحیح حدیث میں موجود نہیں ہے۔

تحفة الأحوذی (۵۳/۲)

④ ابن دحیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''نماز برأت کے بارے میں جتنی بھی روایات ہیں سب موضوعہ ہیں اور ان میں سے ایک مقطوع ہے جو شخص ایسی روایات پر عمل کرتا ہے جس کا جھوٹ ہونا ثابت ہو جائے وہ شیطان کے خادموں میں سے ہے'' تذکرۃ الموضوعات (ص ۴۵/)

⑤ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: پندرہ شعبان کی رات میں خاص نماز والی روایات میں سے کچھ ثابت نہیں۔ المنار المنیف (ص ۹۸/)

(11) تقدیر لکھنے کا دن

حضرت مغیرۃ بن اخنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((تُقْتَعُ الرِّجَالُ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی شَعْبَانَ حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ یَنْکِحُ وَیُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ اُخْرِجَ اسْمُهٗ فِی الْمَوْتٰی))

''اس رات شعبان سے شعبان تک لوگوں کی عمریں لکھی جاتی ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی نکاح کرے گا اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہوگا اور اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہے''

تخریج وتحقیق

① البیھقی فی شعب الایمان (۳۸۳۹) و کنز العمال (۱۵/ ۶۹۴) (۴۲۷۸۰) و جامع البیان رقم (۲۴۰۰۹)

② یہ روایت مرسل ہے اسے قرآنی نصوص کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

تفسیر ابن کثیر (۴/ ۱۳۷)

(12) نصف شعبان (شب براءت) کا روزہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاِنْ اَصْبَحَ فِیْ ذَالِکَ الْیَوْمِ صَائِمًا کَانَ کَصِیَامِ سِتِّیْنَ سَنَةً مَاضِیَةً وَ سِتِّیْنَ سَنَةً

مُسْتَقْبَلَةً))

''پس جو شخص پندرہ شعبان کا روزہ رکھے گا تو وہ گذشتہ ساٹھ سال اور آئندہ ساٹھ سال کے روزوں کی طرح [اجر وثواب] ہوگا''

تخریج وتحقیق

①تحفة الأحوذی(۵۰۵/۳)الموضوعات لابن جوزی

②امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ((مَوْضُوْعٌ، وَاِسْنَادُهُ مُظْلِمٌ)) ''یہ حدیث موضوع

ہے اور اس کی سند سیاہ تاریک ہے''

③نصف شعبان کی رات (شب برأت) کا روزہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں البتہ ماہ شعبان

میں نبی کریم ﷺ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے جیسا کہ آئندہ احادیث میں بیان ہو گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَايُفْطِرُ،وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَايَصُوْمُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ))

''رسول اللہ ﷺ نفلی روزے رکھتے تھے تو ہم آپس میں کہتے کہ اب آپ ﷺ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں، اور جب روزہ چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب آپ ﷺ روزہ رکھے گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کو کبھی پورے مہینے کا نفلی روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کسی مہینے میں آپ ﷺ نے شعبان سے زیادہ

روزے رکھے ہوں''

بخاری، الصیام،باب صوم شعبان(۱۹۶۹)ومسلم(۱۱۵۶)وابوداؤد(۲۴۳۴)والترمذی(۷۶۸)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ یَکُنْ یَصُوْمُ مِنَ السَّنَۃِ شَھْرًا تَامًّا اِلَّا شَعْبَانَ یَصِلُ بِہٖ رَمَضَانَ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان' جس کے ساتھ رمضان متصل ہوتا ہے' کے سوا سال کے کسی مہینے کے مکمل (دنوں کے) روزے نہیں رکھتے تھے''

صحیح ابو داؤد،الصوم،باب فیمن یصل شعبان برمضان(۲۰۴۸)ابوداؤد(۲۳۳۶)ترمذی (۷۳۶)نسائی(۲۰۰/۴)ابن ماجہ(۱۶۴۸)احمد(۳۱۱/۶)

جس روایت میں ہے''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے شعبان کے ہیں'' وہ ضعیف ہے۔

ضعیف ترمذی، الزکاۃ،باب ماجاء فی فضل الصدقۃ(۱۰۴)واروا الغلیل(۸۸۹)وترمذی(۶۶۳)

نیز جس شخص کی پہلے سے روزے رکھنے کی عادت نہیں ہے وہ نصف شعبان کے بعد روزے نہ رکھے۔

(13) نصف شعبان کو اللہ کا نزول

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی إِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِعِبَادِہٖ إِلَّا مَا کَانَ مِنْ مُشْرِکٍ أَوْ مُشَاحِنٍ لِأَخِیْہِ))

''جب پندرہ شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں پس مشرک اور باہم دشمنی رکھنے والے کے علاوہ تمام اپنے بندوں کو بخش دیتے ہیں''

تخریج وتحقیق

① مجمع الزوائد (۱۲۵/۸) (۱۲۹۵۷) والسنة لابن عاصم (۵۰۹) والبیهقی فی

شعب الایمان (۳۷۲۷ و کشف الاستار (۲۰۴۵)

② عبد الملک بن عبد الملک عن مصعب بن ابی ذئب عن القاسم بن محمد عن أبیه أو عمه عن ابی بکر الصدیق

③ اس سند میں عبد الملک بن عبد الملک اور مصعب بن ابی ذئب پر جرح ہے۔

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

کتاب المجروحین (۱۳۶/۲)

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ''فیہ نظر'' یہ متہم ہے۔ التاریخ الکبیر (۴۲۴/۵)

نیز اس سند میں مصعب بن ابی ذئب بھی غیر معروف ہے۔

الجرح والتعدیل (۳۰۷/۸) (ت ۱۴۱۸/)

(14) تمام مخلوق کی معافی

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یَطَّلِعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ عَلَی خَلْقِهِ لَیلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ کُلِّهِمْ إلَّا لِمُشْرِکٍ أوْ مُشَاحِنٍ))

''اللہ تبارک وتعالیٰ پندرہ شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں مشرک اور باہم دشمنی رکھنے والے کے علاوہ تمام بخش دیتے ہیں''

تخریج وتحقیق

① مجمع الزوائد (۱۲۶/۸) (۱۲۹۵۹) وکشف الاستار (۲۰۳۸)

② حدثنا ابن لهیعه عن عبد الرحمن بن زیاد بن أنعم عن عبادة بن نسی عن کثیر بن مرة عن عوف بن مالک

③ اس کی سند میں ابن لھیعہ لین اور عبدالرحمن بن زیاد بن اُنعم کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ((ضعیف فی حفظه وکان رجلا صالحا)) التقریب (۳۸۶۲)

(15) شب برأت، حلوہ اور چراغاں

① عوام الناس میں یہ بات معروف کر دی گی ہے کہ شعبان کی پندرہ تاریخ کو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اور اسی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (غزوہ احد میں) دندان مبارک شہید ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلوہ تناول فرمایا تھا اس لیے تمام لوگ اس رات خصوصی حلوے کا اہتمام کریں۔

کتاب ماثبت فی السنة (ص/۲۱۴) از شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمہ اللہ

نوٹ: یہ بات بالاتفاق مسلّم ہے کہ غزوہ احد ۶ شوال ۳ھ بمطابق ۲۶ جنوری ۶۲۵ء کو ہوا

تاریخ اسلام (۶۱/۱) وابن سعد (۲۵/۲)

② علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''رجب اور شعبان میں ہونے والے سبھی کام (نماز، حلوہ، آتشبازی وغیرہ) بدعات میں سے ہیں''

آثار مرفوعه (ص/۱۰۹، ۱۰۸) وفتاوی عبدالحی حنفی (ص/۱۱۰/مترجم)

③ عجیب کہانی، ایک راز

اہل تشیع کا اصول: تیسرے امام ''حسین'' کے سوا ہر امام کا امامِ سابق کی اولاد سے ہونا ضروری ہے۔ اصول کافی اور دیگر کتب شیعہ کے مطابق گیارہویں امام ''حسن عسکری'' ہیں جو کہ لاولد تھے' اب شیعہ کو اپنے اصول وعقیدے کے مطابق حسن عسکری کی اولاد سے بارہواں امام ثابت کرنے کی مشکل پیش آئی تو اس کا حل انہوں نے یہ نکالا، کہ اس کے لیے ایک افسانہ گھڑا وہ یہ کہ حسن عسکری کے انتقال سے چار یا پانچ سال پہلے اس کے گھر امام مہدی پیدا ہوا (اہل تشیع اسی مہدی کی خوشی میں اس رات آتش بازی اور حلوہ خوری کرتے ہیں) جو عوام کو نظر نہیں آتا تھا اور حسن عسکری کے انتقال سے دس روز پہلے صرف چار پانچ سال کا یہ بچہ چالیس ہاتھ لمبا اور اونٹ کی ران جتنا موٹا قرآن اور تمام انبیاء سابقین پر نازل شدہ کتابیں اور وہ سارا سامان جو ہر امام کے پاس رہتا تھا سب اٹھا کر کے غار سرمن رائی میں غائب ہو گیا۔

بزعم شیعہ مہدی کی غیبت صغریٰ کی ابتداء سے غیبتِ کبریٰ تک اس کے چار نائب علی الترتیب گزرے ہیں جن کو مہدی کے مقام رہائش کا علم ہے۔

۱۔ابوعمر عثمان بن سعید ۲۔محمد بن عثمان بن سعید ۳۔حسین بن روح ۴۔علی بن محمد

ان کا عقیدہ ہے کہ شعبان کی پندرہ کو ہمارے امام حسین بن روح ظاہر ہوں گے جو ہمیں امام مہدی تک لے جائیں گے' جس کے لیے وہ ہر شعبان کی پندرہ کو دریاؤں اور نہروں کے کناروں پر چراغ روشن کر کے اس کا انتظار کرتے ہیں اور جب وہ صبح تک نمودار نہیں ہوتے تو پھر عریضہ (چٹھی) لکھ کر دریا میں بہا دیتے ہیں کہ اب ان کا ظہور آئندہ سال ہوگا۔

مزید ان کا کہنا ہے کہ ''شب برأت'' میں جاگنا اور تلاوت قرآن، دعا و نماز میں بسر کرنا آتش جہنم سے آزادی اور دعا قبول ہونے کا باعث ہے

پھر علی الصباح اس عریضہ کا پیش کرنا معمول مومنین ہے جو حضور صاحب الامر علیہ الاسلام کی خدمت اقدس میں استغاثہ ہے (عریضہ حاجت جو علی الصباح پیش کرتے ہیں اسکی ایک مخصوص

دعا ہے جو لکھنے کی ہمیں ہمارے قرطاس اجازت نہیں دیتے اس لیے چھوڑ رہے ہیں)

عریضہ حاجت کے متعلق ہدایات: زعفران سے عریضہ کے درمیان میں اپنی حاجات لکھ کر نیچے اپنا نام لکھے اور خوشبو لگا کر یا پاک مٹی میں رکھ کر دریا یا نہر یا گہرے کنویں میں علی الصباح ڈالے۔ (یہ منظر شب برأت کو لاہور دریائے راوی کے کنارے دیکھا جا سکتا ہے) جس وقت عریضہ دریا میں ڈالنے کا ارادہ کرے بتوجہ تمام پکارے یا حسین بن روح! اور دعائے عریضہ پڑھ کر عریضہ ڈال دے''

تحفة العوام (مصدقه مقبول جديد) (ص ۴۹۵، ۴۹۲) سات سائل از مفتی رشید (ص ۴۰، ۳۹)

(16) شب برأت اور آتش بازی، میرا مذہب نہیں

شعبان کی پندرہ تاریخ بعض لوگ آتشبازی، چراغاں اور پہاڑیاں بنا کر بتیاں روشن کرتے ہیں اور اس کو دین، ثواب سمجھتے ہیں جبکہ اس کا دین اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ یہ سب سے پہلے اہل مصر اور شام کے آتش پرستوں نے کام شروع کیا۔ صاحب تحفۃ الأحوذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ''اصل میں یہ رسم بد برامکہ اور ہنود کی ہے جو آتش پرست تھے۔ اسلام لانے کے بعد یہ لوگ اپنی رسوم جاہلیت پر قائم رہے ان کی دیکھا دیکھی دوسرے مسلمان بھی اس رسم بد میں ملوث ہوگے۔

اصل میں آتش کدوں کی آگ روشن کرنے والوں کو ''برمک'' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا مجوسیوں کے ہاں ان کا سب سے بڑا مذہبی عمدہ یہی تھا۔ نصف صدی کے بعد وزارت کے عہدے پر خالد برمکی فائز ہوا۔ ۱۶۳ھ میں خالد برمکی کا انتقال ہوگیا تو خلیفہ ہارون الرشید نے خالد کے بیٹے یحییٰ برمکی کو وزارت کے عہدے پر بیٹھا دیا۔ چونکہ یہ سابقہ آتش پرست تھے اور اب اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے لیکن دل میں آگ کی محبت مکمل موجود تھی جس کے ظہور

کے لیے اس یحییٰ برمکی نے سب سے پہلے شعبان کی پندرہ تاریخ کو مساجد اور گھروں میں چراغاں کرنے کی رسم کو شروع کیا' اور اس کی نسبت اسلام کی طرف کر دی حالانکہ اس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

تحفۃ الأحوذی (۵۰۵/۳) [طبع دار الضیاء، الکویت]

قارئین کرام! اسلام تو وہ دین ہے کہ جب ابتدائے اسلام میں فرضیت نماز کا حکم ہوا تو نماز کی ادائیگی کے لیے بغیر اطلاع کے جمع ہونا مشکل ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے مجلس شوریٰ قائم کی اس پریشانی کا حل کیا کیا جائے اس پر کئی مشورے آئے۔

۱۔ عیسائیوں کی طرح ناقوس بجایا جائے۔

۲۔ یہودیوں کی طرح بگل، سنکھ بجایا جائے۔

۳۔ مجوسیوں کی طرح آگ کو روشن کیا جائے۔

آپ ﷺ نے تمام گفتگو کو سماعت کرنے کے بعد فرمایا: اسلام ہمیں کسی غیر کی نقالی کی اجازت نہیں دیتا' حتی کہ خود اللہ نے نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم دے دیا۔ بخاری (۶۰۴)

غور کیجئے! جب اسلام اہم ترین فریضہ نماز کے لیے بطور اطلاع بھی آگ کو روشن کرنا پسند نہیں کرتا تو بناوٹی خوشیوں کے موقعوں پر اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہے۔ شب برأت کو چراغاں کرنا، قندیلیں روشن کرنا اور اسے کار ثواب تصور کرنا سراسر گمراہی اور بدعت ہے۔

علاوہ ازیں یہ ایک فضول خرچی اور اسراف ہے جو اسلام کے ہاں ناپسندیدہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا}

''اور فضول خرچی مت کرو یقیناً اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے

رب کا ناشکرا ہے‘‘ سورۃ اسرائ(۱۷/۲۷)

(17) روحوں کی آمد

دور حاضر میں دین سے دور ایک طبقے کا خیال ہے کہ ہر جمعرات اور شب برأت کو روحوں کی آمد ہوتی ہے حالانکہ مردے برزخی زندگی سے وابستہ ہیں، ان کا عالم دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ }

’’ان (مردوں) کے پیچھے ایک پردہ ہے جو قیامت تک رہے گا‘‘

سورۃ المومنون (۲۳/۱۰۰)

سورۃ القدر میں {تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ} سے بعض لوگ روحوں کا اترنا مراد لیتے ہیں، حالانکہ اس ’’روح‘‘ سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر اس کی صراحت موجود ہے۔

{قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ} سورۃ النحل (۱۶/۱۰۲)

’’کہہ دیجئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کو جبرائیل نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے‘‘

اگر کوئی اس سے روحوں کی آمد کا دعوی کرتا ہے تو وہ تحریف قرآن کا مرتکب ہو چکا ہے۔ اسے جلد توبہ کر لینی چاہیے اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔

ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اَمَّا تَقْسِيمُ اَنْوَاعِ الْاَطْعِمَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ خَاصَّةً فَلَمْ يَرْوِ فِيهِ حَدِيثٌ وَلَا مَوْقُوفٌ وَلَا ضَعِيفٌ وَاَمَّا اِعْتِقَادُ حُضُوْرِ اَرْوَاحِ الْاَمْوَاتِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَتَنْظِيفُ الْبُيُوْتِ وَتَطْيِيْنِ جُدَارَانِهَا لِتَكْرِيْمِهَا وَزِيَادَةُ السِّرَجِ وَالْقَنَادِيْلِ عَلَى الْحَاجَةِ فِيهَا

فَهِيَ مِنَ الْبِدْعِ وَالضَّلَالَاتِ بِلَاشَكٍ))

''اس رات خاص طور سے فقراء کے لیے انواع واقسام کے کھانے تقسیم کرنا، اس بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں نہ مرفوع نہ موقوف نہ صحیح اور نہ ضعیف اور یہ اعتقاد رکھنا کہ اس رات مردوں کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اور ان کی تکریم کے لیے گھروں کو صاف کرنا اور دیواروں (اور قبروں) کی لیپائی کرنا اور ضرورت سے زیادہ چراغوں اور قندیلوں کو روشن کرنا تمام بدعات، گمراہی کے کاموں میں سے ہے'' مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (۲/۲۳۸۔۲۳۹)

ابوبکر العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((وَلَيْسَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَدِيْثٌ يَعُوْلُ عَلَيْهِ لَا فِيْ فَضْلِهَا وَلَا فِيْ نَسْخِ الْآجَالِ فِيْهَا، فَلَا تَلْتَفِتُوْا اِلَيْهَا))

''نصف شعبان کی رات اور اس کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث بھی قابل اعتماد نہیں اور نہ ہی اس رات موت کے فیصلے کی منسوخی کے متعلق کوئی (صحیح) روایت ہے۔
لہذا آپ ان نا قابل اعتماد روایات کی طرف ذرہ بھی التفات نہ کریں''

احکام القرآن لابن العربی (۴/۱۶۹۰)

خلاصہ کلام:

ان تمام روایات کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرہ تاریخ (شب براءت) کو قبرستان جانا، ساری رات مخصوص عبادت میں مشغول رہنا، چراغاں کرنا، قبروں اور گھروں کی خاص اس دن کے لیے لیپائی کرنا، آتش بازی کرنا اور روحوں کی آمد کا عقیدہ رکھنا سب باطل اور بے بنیاد ہے ان تمام چیزوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی صریح صحیح حدیث موجود ہے۔ اس رات کی فضیلت کے سلسلے میں وارد ہونے والی تمام روایات ضعیف، موضوع اور من گھڑت ہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی ثواب کی نیت سے اس رات مذکورہ بالا

افعال میں سے کچھ کرتا ہے تو وہ بدعت کا مرتکب ہے اور بدعتی کا دین میں کچھ حصہ نہیں:

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ))

''(دین میں) ہر نیا ایجاد کردہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہوتی ہے''

صحیح جامع الصغیر (۱۳۵۳) وابو داؤد (۴۶۰۷) والنسائی (۱۵۷۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ))

''جو یہاں (یعنی مدینہ میں) کوئی بدعت جاری کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے''

بخاری، الاعتصام بالکتاب و السنة، باب اثم من آوی محدثا (۷۳۰۶)

کچھ لوگ اپنی سمجھ کے مطابق ایک کام شروع کرتے ہیں اور پھر اسے بطور عبادت وثواب سمجھ کر اس کی ترویج شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ثواب والا عمل وہی ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے تصدیق فرمائی ہو

اللہ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو خسارے میں ہیں اور ان کے دنیوی زندگی کے تمام تر کام بے کار ہیں حالانکہ ان کا خیال ہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

الکھف (۱۰۳۔۱۰۴)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت کی پیروی اور بدعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رمضان المبارک

فضائل، مسائل، احکام

ابوانس شمس الدین

(مدرس جامعہ ھذا)

روزہ اسلام کا بنیادی رکن اور عظیم عبادت ہے قرآن وحدیث میں اسکی بڑی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔روزہ فرض بھی ہے اور نفل بھی۔روزے کیلئے عربی میں ''صوم'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

لغوی معنی: امساک (روکنا) ہے القاموس المحیط (ص ۱۰۲/)

اصطلاحی معنی: یعنی خاص کاموں اور باتوں سے مقررہ وقت میں مخصوص شرائط کے ساتھ اپنے آپ کو روکنا دوسرے الفاظ میں کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے اور گناہوں سے بچنا فجر سے غروب آفتاب تک۔ سبل السلام (۸۵۹/۲)

(1) روزہ کی فرضیت

''اے اہل ایمان تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے ہیں تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ'' سورۃ البقرۃ (۱۸۳/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اسلام کی بنیادیں پانچ ہیں:

① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

② نماز قائم کرنا ③ زکوٰۃ ادا کرنا ④ رمضان کے روزے رکھنا ⑤ بیت اللہ کا حج کرنا (اگر

استطاعت حاصل ہوجائے) بخاری(۸)ومسلم(۱۶)

رمضان المبارک کے روزے دوہجری کوفرض ہوئے اور نبی کریم ﷺ نے زندگی میں نو برس ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ المجموع (۶/۲۴۷)

(2)روزہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ابن آدم کا ہر عمل اس کیلئے ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اسکی جزا دوں گا''

بخاری(۱۸۹۴)ومسلم(۱۱۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

''جس نے ایمان اور احتساب (صرف اللہ سے اجر کی امید) کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اسکے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے''

بخاری(۱۹۰۱)ومسلم(۷۶۰)

(3)چاند دیکھنا

رمضان چونکہ قمری مہینہ ہے اس لیے اسکی ابتدا اور انتہا چاند کی رؤیت پر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور شوال کا چاند دیکھ کر ختم کرو اور اگر تم پر بادل ہو تو شعبان کی تعداد تیس پوری کرو''

بخاری(۱۹۰۹)ومسلم(۱۰۸۱)

چاند کی دعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

((اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَۃِ وَ الْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ))

''اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے امن وایمان، سلامتی اور اسلام کا چاند بنا کر طلوع فرما، اے چاند! ہمارا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔''

ترمذی، ابواب الدعوات، باب مایقول عند رؤیۃ الھلال (۳۴۵۱)

(4) روزہ کی نیت، وجوب نیت

فرض روزوں کیلئے رات کو طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت کرنا ضروری ہے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ))

''جس نے فجر سے پہلے روزے کی پختہ نیت نہ کی تو اسکا روزہ نہیں''

ابو داؤد (۲۱۳) ترمذی (۸۳۰)

(5) مروجہ نیت کی حقیقت

رمضان المبارک میں رات کو ہر مسلمان کی نیت ہوتی ہے کہ اس نے صبح روزہ رکھنا ہے اسکے علاوہ فجر کے طلوع ہونے سے پہلے اس نے سحری ہی کھانی ہوتی ہے اس اعتبار سے نیت تو بہر حال ہوتی ہی ہے کیونکہ نیت کا محل دل ہے نہ کہ زبان اور دل کے ارادے کا نام نیت ہے ۔یہی وجہ ہے کہ روزہ رکھنے کی نیت کے کوئی الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں۔ یہ جو عام کیلنڈروں میں روزے کی نیت کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

(وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ) بالکل بے اصل ہیں اسکی کوئی بھی سند نہیں ہے اسلئے ان الفاظ کا پڑھنا بدعت ہے اور گناہ ہے کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

(6) سحری کی اہمیت

سحری میں یہود و نصاریٰ کی مخالفت ہے بعض سحری کا کھانا ضروری نہیں سمجھتے اور رات کو

ہی کھا پی کر سو جاتے ہیں یا آدھی رات کو کھا لیتے ہیں یہ دونوں ہی باتیں غلط ہیں۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحْرِ))

''ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے ہی کا فرق ہے''

مسلم(۱۰۹۶)

سحری میں برکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً))

''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے''

بخاری(۱۹۲۳) ومسلم(۱۰۹۵)

سحری کا وقت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

{وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ}

''تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ (صبح صادق) سیاہ دھاگے (رات) سے ظاہر ہو جائے'' سورۃ البقرۃ(۱۸۷/۲)

سحری کھانے میں تاخیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا بِتَعْجِيْلِ فِطْرِنَا وَتَأْخِيْرِ سُحُوْرِنَا))

''بیشک ہم انبیاء گروہ ہیں ہمیں جلد افطاری کرنے اور تاخیر سے سحری کھانے کا حکم دیا گیا ہے''

الصحیحۃ(۳۷۶/۴) طبرانی کبیر(۱۱۴۸۵)

اگر سحری کھاتے اذان ہو جائے

فوراً کھانا چھوڑ دینا ضروری نہیں بلکہ حسب ضرورت جائز اور مباح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا سَمِعَ اَحَدُکُمُ النِّدَاءَ وَ الْاِنَاءُ عَلٰی یَدِہٖ فَلَا یَضَعْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ مِنْہُ))

''جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور (کھانے پینے) کا برتن اسکے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھے مت بلکہ اس سے اپنی ضرورت پوری کرے''

ابو داؤد (۲۳۵۰) الصحیحۃ (۱۳۹۴)

(7) افطاری کا وقت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ وَ اَدْبَرَ النَّھَارُ وَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ))

''جب رات آئے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے کے افطار کا وقت ہو گیا''

بخاری (۱۹۵۴) و مسلم (۱۱۰۰)

افطاری میں جلدی کرنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ))

''لوگ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں گے''

بخاری (۱۹۵۷) و مسلم (۱۰۹۸)

(8) روزے دار کی دعا قبول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَاتُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ مَظْلُوْمٍ))

''تین قسم کے آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی ① روزے دار حتی کہ روزہ افطار کر لے ② عادل حکمران ③ مظلوم'' ترمذی، کتاب الدعوات فی العفو والعافیة (۳۵۹۸)

روزہ افطار کرنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے

((ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ))

''پیاس ختم ہوگئی رگیں تر ہوگئیں اور روزے دار کا اجر ان شاء اللہ ثابت ہوگیا''

ابو داؤد (۲۳۵۷) نسائی فی السنن الکبریٰ (۳۳۲۹)

افضل ترین افطاری

ہمارے ہاں افطاری کے وقت انواع واقسام کے پھل کے علاوہ چٹ پٹی اور مصالحے دار چیزوں کی فراوانی ہوتی ہے جس سے معدے میں خرابی ہوتی ہے۔ ہم کو ان تکلفات کی بجائے سنت کو اپنانا چاہیے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَعَلٰى تَمَرَاتٍ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَمَرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّاءٍ))

''رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے روزہ افطار کرتے اگر چھوہارے نہ ہوتے تو پانی چند گھونٹ پی لیتے'' ترمذی (۹۶۹)

(10) روزہ کھلوانے کا اجر

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئاً))

''جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا اجر ملے گا جتنا اجر روزے دار کیلئے ہوگا اور روزے دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی'' ترمذی (۶۴۷)

(11) روزہ افطار کرانے والے کو یہ دعا دیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس روزہ افطار کیا اور پھر انہیں یہ دعا دی

((اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ))

''روزے داروں نے تمہارے ہاں افطاری کی اور نیک لوگوں تمہارا کھانا کھایا اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں'' ابو داؤد (۳۸۵۴) ابن ماجہ (۱۷۴۷)

(12) روزے دار کیلئے کون سے کام جائز ہیں

① حالت جنابت میں سحری کھالینا اور غسل بعد میں کرنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بعض اوقات) اس حالت میں فجر ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے سحری کھالیتے اور پھر غسل کرتے''

بخاری (۱۹۲۶) و مسلم (۱۱۰۹)

② روزے دار مسواک کرسکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ))

''اگر میں امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا''

نبی کریم ﷺ کا یہ حکم عام ہے جو روزے دار اور غیر روزے دار کو شامل ہے۔صحابی رسول فرماتے ہیں کہ:

((رَاَیتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَسْتَاکُ وَھُوَ صَائِمٌ))

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا''

بخاری تعلیقا(۱۹۳۴)

③ ٹوتھ پیسٹ کا حکم روزے دار کیلئے: اگر ٹوتھ پیسٹ حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن بہتر یہ کہ ٹوتھ پیسٹ رات کو استعمال کیا جائے اور دن کو مسواک استعمال کرنا سنت رسول کی پیروی ہے۔

④ ناک میں پانی چڑھانا اور کلی کرنا: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وضو اچھی طرح پورا کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی چڑھاؤ مگر روزہ کی حالت میں (ایسا نہ کرو)'' ابو داؤد(۲۳۶۶)ترمذی(۷۸۸)

⑤ بیوی کا بوسہ لینا بشرطیکہ خود پر کنٹرول ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے اور بغل گیر ہوتے اور آپ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے''

بخاری(۱۹۲۷)ومسلم(۱۱۰۶)

⑥ کسی چیز کو چکھنا جو حلق میں داخل نہ ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ھنڈیا یا کسی چیز کا ذائقہ معلوم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بخاری (۱۹۳۰)

⑦ آنکھ میں سرمہ لگانا یا دوائی کے قطرے ڈالنا

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ امام حسن بصری رحمہ اللہ اور امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ روزے دار کیلئے سرمہ لگانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے'' بخاری (۱۹۳۰)

⑧ روزہ میں بھول کر کھا لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو (اسے چاہیے) کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پیلایا ہے'' بخاری (۱۹۳۳) و مسلم (۱۱۵۵)

⑨ گرمی کی وجہ سے روزے میں غسل کرنا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہا رہے تھے اور روزے دار تھے'' ابو داؤد (۲۳۶۵)

⑩ سینگی یا پچھنے لگوانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروہ ہے کہ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام میں اور روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا'' بخاری (۱۹۳۸)

(13) کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

① جان بوجھ کر کھانے اور پینے سے

{حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى

اللّیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔}

''کھاؤ پیئو یہاں تک کہ رات کے تاریک خط سے صبح کا سپید خط ممتاز ہوجائے۔ پھر روزے کو ابتدائے شب (شام) تک پورا کرو''۔ سورۃ البقرۃ (۲/۱۸۷)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں سحری کے بعد سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے رکنے کا حکم دیا ہے۔

② جماع کرنے سے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ}

سورۃ البقرۃ (۲/۱۸۷)

''تمہارے لئے روزہ کی شب میں اپنی بیویوں سے مقاربت حلال کی گئی، تمہارا اور ان کا ہمیشہ کا ساتھ ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اس میں خیانت کرتے تھے، پس اس نے تم کو معاف کر دیا۔ اب ان سے ملو جلو اور اللہ نے تمہاری قسمت میں جو لکھا ہے، اس کو ڈھونڈو''۔

معلوم ہوا دن میں یہ عمل حرام ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''ایک آدمی آیا عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس چیز نے ہلاک کیا اس نے کہا رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے کفارہ لازم قرار دیا۔ ① گردن آزاد کرے یا دو ماہ کے پے در پے روزے رکھے یا

ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے ۔

بخاری(۱۹۳۶)ومسلم(۱۱۱)

③ جان بوجھ کر قے کرنے سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جسے روزے کی حالت میں قے آجائے اس پر قضا نہیں اگر جان بوجھ کر قے کرے تو قضا دے''

ابو داؤد(۲۳۸۰)ترمذی(۷۱۶)

④ حیض یا نفاس شروع ہونے سے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے یا بچہ جنم دیتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے یہی اس کے دین کا نقصان ہے'' بخاری(۱۹۵۱)

⑤ طاقت کا ٹیکہ لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

فتاویٰ ارکان اسلام صالح العثیمین کتاب الصوم(ص/۲۴۲)

(14)۔قضا کے مسائل

① سفر میں روزہ چھوڑنا بعد میں قضا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَر}

''تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرے''

سورۃ البقرۃ(۱۸۴/۲)

حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ:

''میں سفر میں روزہ رکھوں وہ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو رکھو اگر تم نہ چاہو تو چھوڑ دو''

بخاری (۱۹۴۳) و مسلم (۱۱۲۱)

② حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا روزہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نصف نماز اور حاملہ اور دودھ پلانے والی خاتون سے (صرف) روزہ ساقط کر دیا ہے۔ (لیکن بعد میں قضا ہے)

ابو داؤد (۲۳۰۸) ترمذی (۷۱۵)

③ حائضہ اور نفاس والی عورت روزہ نہ رکھے اور بعد میں قضا پوری کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''ہمیں یہ (حیض) آتا تھا تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا''

بخاری (۳۲۱) و مسلم (۳۳۵)

④ کیا جان بوجھ کر روزہ توڑنے والا قضا دے گا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر کسی نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر ایک دن کا ہی روزہ نہ رکھا تو ساری عمر کے روزے بھی اسکا بدلہ (یعنی قضا) نہیں ہو سکتے'' بخاری (۱۹۳۵)

نوٹ: معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر بلا عذر روزہ توڑنے والا آدمی قضا نہیں دے گا کیونکہ اسے قضا دینے کا کوئی فائدہ نہیں البتہ اسے چاہیے خلوص دل سے سچی توبہ کرے اور اپنا گناہ معاف کرائے۔

(15) قیام اللیل (تراویح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجزم تو حکم نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے جس نے حالت ایمان میں اور اجر وثواب کی غرض سے قیام رمضان کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''

بخاری (۲۰۰۹) و مسلم (۷۵۹)

قیام اللیل کا وقت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعات نماز ادا کرتے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور پھر آخر میں ایک رکعت وتر ادا کرتے''

بخاری (۶۲۶) و مسلم (۷۳۶)

قیام اللیل کی رکعتوں کی تعداد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ))

''عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے'' بخاری(۱)ومسلم(۱۹۰۷)

یاد رہے کہ نیت دل کا فعل ہے زبان سے اسکا کوئی تعلق نہیں اعتکاف کی نیت کیلئے جو الفاظ ہیں وہ بدعت ہیں۔

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کا اعتکاف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے''

بخاری(۲۰۲۶)ومسلم(۱۱۷۲)

اعتکاف مسجد میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ وَ اَنْتُم عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ}

''اور تم مساجد میں اعتکاف کرنے والے ہو'' سورۃ البقرۃ(۱۸۷/۲)

اعتکاف کیلئے مسجد میں خیمہ لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرتے اس میں داخل ہو جاتے''

بخاری(۲۰۳۳)ومسلم(۱۱۷۳)

خواتین بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں مگر مسجد میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پھر

آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف کرتی تھیں‘‘

بخاری(۲۰۲۶)ومسلم(۱۱۷۲)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَ اَنْتُم عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ}

’’اورتم مساجد میں اعتکاف کرنے والے ہو‘‘ سورۃ البقرۃ(۱۸۷/۲)

یہ عام حکم ہے عورتیں بھی اس میں داخل ہیں۔

(17)۔لیلۃ القدر

۱۔قدر کی رات کونسی ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’شب قدر رمضان کے آخری دھاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو‘‘

بخاری(۲۰۱۷)ومسلم(۱۱۲۹)

۲۔شب قدر کی مخصوص دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

’’میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھو:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ)) ترمذی(۳۵۱۳)

’’اے اللہ تو بہت معاف کرنیوالا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے پس مجھے معاف فرمادے‘‘

(18)صدقۃ الفطر

ماہ رمضان میں کوتاہی یا کمی وغیرہ ہوجاتی ہے تو اس کی تلافی کیلئے صدقۃ الفطر لازم کردیا گیا ہے۔ہر مسلمان پر یہ صدقہ عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''فرض قرار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کہ وہ جو روزہ میں لغو اور فحش بات ہوگئی ہو اسکا کفارہ ہے اور مساکین کیلئے خوراک ہے جو نماز عید الفطر سے پہلے ادا کرے وہ صدقہ فطر قبول اور جو بعد میں ادا کرے وہ عام صدقہ ہے''

[ابوداؤد، الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر (۱۶۰۹)]

صدقہ الفطر کی مقدار

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا ہر مسلمان پر فرض ہے''

[بخاری (۱۵۰۳) و مسلم (۹۸۴)]

نوٹ: ایک صاع حجازی 2 کلو 100 گرام ک (یا تقریبا ڈھائی کلو) اہوتا ہے ہر شخص سے 2 کلو 100 گرام غلہ ادا کیا جائے۔ بہتر ہے کہ کوئی جنس نکالی جائے لیکن اس کی قیمت ادا کرنا بھی جائز ہے۔

عید الفطر کے دن کا روزہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے سے منع فرمایا ہے''

بخاری (۱۹۹۱) و مسلم (۱۱۳۸)

عید کی رات خصوصی عبادت کی حقیقت

عیدین کی رات خصوصی عبادت کا اہتمام صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے ویسے اگر کوئی پابندی سے تہجد گزار ہے تو حسب عادت اس رات نوافل ادا کرے تو کوئی حرج نہیں۔ عید کی رات

عبادت کیلئے دو روایات پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔مجمع الزوائد کی روایت

جو شخص عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات عبادت کرتا ہے اسکا دل اس دن بھی مردہ نہیں ہوگا جس دن تمام دل مردہ ہو جائیں گے۔

تحقیق

یہ روایت موضوع ہے کیونکہ اس میں ایک راوی عمر بن ہارون بلخی ہے اسکو ابن معین نے کذاب کہا ہے اور محدثین نے متروک کہا ہے۔ تلخیص، المستدرک (۸۷/۴)

علامہ ذھبی نے کذاب، خبیث کہا ہے۔ میزان الاعتدال (۲۲۸/۲)

علامہ البانی نے اس روایت کو خود ساختہ کہا ہے۔

السلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۱/۲)

۲۔ابن ماجہ کی روایت، کتاب العیدین

اس روایت میں بھی بقیۃ بن ولید نامی راوی ہے جو سخت ضعیف ہے کیونکہ وہ مدلس راوی ہے اور محدثین نے اسکی تدلیس سے اجتناب کرنے کی تلقین کی ہے۔

السلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۱/۲)

(19) شوال کے چھ روزے اور انکی فضیلت

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذَالِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ))

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو یہ عمل سارا سال (روزے رکھنے) جیسا ہے'' مسلم (۱۱۶۴)

نوٹ: اس مضمون میں تمام روایات صحیح حسن ہیں۔

حضرت مولانا

حکیم محمود صاحب رحمہ اللہ

(بانی جامع مسجد مکرم وجامعہ اسلامیہ سلفیہ)

تحریر.....حافظ عبدالسلام زاہد (مدرس جامعہ ھذا)

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت وزیرآباد کے ایک نواحی گاؤں ''ڈھونے کی'' میں جون ۱۹۲۷ء کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی والد گرامی حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ بھی عالم دین تھے اور دادا حضرت مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ بھی علم دین سے گہرا شغف رکھتے تھے۔

حلیہ واوصاف

درمیانہ جسم، دبلا پتلا چست جسم، رنگت گندم گوں، خوبصورت عادات اعلیٰ کردار، بلند گفتار، عمدہ سوچ وفکر، کتاب وسنت کی ترویج کا جذبہ، فرقہ واریت سے نفرت اور اس کی بیخ کنی کے لیے ہمہ وقت تیار اور چاک وچوبند رہنا، بدعات سے بیزار اور بدعات کے قلعہ قمع کے لیے کمربستہ اور چوکس رہنا، اصلاح معاشرہ کی فکرمندی اور اس کیلئے تمام محاذوں اور میدانوں میں ہمہ جہت کوشاں وسرگرداں اور متحرک رہنا۔

یہ وہ اوصاف حمیدہ ہیں جو ہمارے ممدوح حضرت مولانا حکیم محمود رحمہ اللہ بن امام العصر حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ محدث وزیرآبادی کو معاصر علماء کرام سے نمایاں، ممتاز اور منفرد مقام ومرتبہ اور منزلت سے ہم کنار کرتے ہیں۔

تعلیم

بچپن میں اپنے دادا حضرت مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ سے صرف ونحو، گلستان، کریمہ اور دیگر کتب پڑھیں اور پھر ناظرۃ القرآن اور ترجمۃ القرآن کی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ اس کے بعد میٹرک تک اسلامیہ ہائی سکول قبرستان روڈ والے میں حاصل کی۔ فنی تعلیم کے لیے آپ نے پیشہ طبابت کو اختیار کیا جس کی تعلیم کے لیے برصغیر کی معیاری یونیورسٹی علی گڑھ سے زبدۃ الحکماء کی ڈگری حاصل کی اور فاضل طب وجراحت کی سند طبیہ کالج لاہور سے حاصل کی بعد ازاں آپ نے طب کی پریکٹس شروع کر دی اور ساتھ ساتھ آپ نے منشی فاضل اور عربی فاضل کی تعلیم بھی حاصل کی۔ اپنے والد گرامی کی وفات کے بعد آپ نے شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات رحمہ اللہ سے دو سال کے مختصر عرصہ میں درس نظامی مکمل کیا۔ علاوہ ازیں آپ اپنے والد محترم حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ سے بھی دینی کتب پڑھتے رہے۔

جذبہ خدمت خلق اور تبلیغ اسلام

حکیم صاحب رحمہ اللہ بڑے بلند پایہ حکیم اور انتہائی زبردست قسم کے نبض شناس تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے کبھی بھی اس پیشے کو مال بٹورنے اور محض حصول زر کی بہتات کیلئے استعمال نہیں کیا بلکہ آں محترم نے طبابت کو ایک مشن بنایا کہ اسطرح خدمت خلق کی جائے غریب اور نادار لوگوں سے دوا کی قیمت وصول نہیں کرتے تھے۔

جب افغانستان اور روس کی جنگ ہوئی اس میں بہت سے لوگ مہاجر ہو کر آئے تو آپ نے ان کی معاونت کے لیے بہت سا ضروریات زندگی کا سامان ان تک بنفس نفیس پہنچایا اور جہاد سے بہت سے زیادہ محبت رکھتے تھے امیر جماعۃ الدعوۃ حافظ محمد سعید حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں جب میں نے جہادی تحریک کی بنیاد رکھی تو ابتداء میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور جب میں نے ان مصائب کا ذکر حضرت مولانا حکیم محمود صاحب سے کیا انہوں میں نے میری رہنمائی بھی فرمائی اور ساتھ ساتھ مفید مشورے بھی دیئے۔ کہ تبلیغ

اسلام کی ذمہ داری سے عہد برآہ ہوا جائے اور لوگوں کی جسمانی امراض کی شفایابی کی کوشش کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی اصلاح کیلئے بھی راہنمائی کی جائے۔اورتمام تر،معاشرتی بیماریوں سے دور رہنے کی تلقین فرمائی۔

علماء کرام کا احترام

ہمارے ممدوح دینی علوم سے وابستگان کی انتہائی قدر کرتے اوران کے متعلق بڑی ہی شستہ ،شائستہ اور صاف ستھری گفتگو فرماتے۔اس حوالہ سے اپنے کیا دوسرے مسالک کے علماء کا بھی بڑے ہی مہذب اورادب کے ساتھ تذکرہ کرتے اس بات پر حکیم صاحب رحمہ اللہ کی تصنیفات شاہد ہیں۔بھر حال اس حوالہ سے ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں کہ راقم الحروف ایک مرتبہ حکیم صاحب رحمہ اللہ کے پاس ان کے مطب میں حاضر تھا۔حضرت حکیم صاحب رحمہ اللہ مریضوں کو بھی توجہ دے رہے تھے اور وقتاً فوقتاً آئے ہوئے حضرات سے بات بھی ہو رہی تھی کہ اس دوران کسی نے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں کچھ ایسے کلمات کہے جو کہ نامناسب تھے فی الفور اس کو ٹوک دیا اور فرمانے لگے مولانا بڑے عالم ہیں آپ کو زیب نہیں دیتا کہ علماء کرام کی شان میں اس طرح کی جملہ بازی کی جائے۔

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

((اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ)) ''علماء تو انبیاء کے وارث ہیں''

ان کا تو بڑا احترام کرنا چاہیے اور احسان مند رہنا چاہیے یہ تو معماران قوم ہیں۔

معاشرتی کردار

حکیم صاحب رحمہ اللہ نے ایک بھر پور زندگی گزاری ہے۔معاشرے کی فلاح و بہبود اور اصلاح کیلئے حضرت نے ایک فعال کردار ادا کرنے کیلئے سیاست کی پرخار وادی میں پاکیزہ فکر لے کر وارد ہوئے،سماج کی درست سمت تعین آپ کا اہم مقصد اور ہدف تھا،مساجد کی آبادی

اور معموری آپ کی زندگی کے اولین مقاصد میں سے تھا اور اس کیلئے مساجد کی تعمیر اور اہل بدعت سے فکر محدثین کے امین اور مسلک کتاب وسنت کے وارثین کی مساجد کو واگزار کرانے میں حضرت درجہ امامت پر فائز تھے۔

اسکی بیشمار مثالیں اہلیان گوجرانوالہ کے قلوب واذہان میں نہ صرف اب بھی تازہ ہیں بلکہ بعض اوقات اسطرح کی کسی مشکل میں ان کو اور انکے کارہائے نمایاں کو یاد کیا جاتا ہے اور اسکے ساتھ ہی ان ہی کی طرح کے کسی ''رجل رشید'' کی طلب کی تمنا وآرزو کی جاتی ہے۔

اُولٰئِکَ اٰبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ اِذَا جَمَعْتَنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعِ

جامع مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن میں خدمات

حضرت حکیم رحمہ اللہ کی زندگی کے نمایاں ترین کارناموں میں سب سے سنہری حروف میں لکھا جانے والا کارنامہ جامع مسجد مکرم اہلحدیث ماڈل ٹاؤن کی تعمیر وآبادکاری ہے، اس مسجد کا رقبہ چودہ کنال پر محیط ہے جس کے حصول کے لیے انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا بالآخر اپنے اس عظیم مقصد میں کامیاب ہوئے اور ایک عالیشان اور شاندار مسجد جو پاکستان بھر کی بڑی مساجد میں سے ایک ہے تعمیر کی اور پھر اس کی آبادکاری کے لیے کوشاں رہے کہیں دن کو تبلیغ کرتے اور کہیں رات کو مصلے پر بیٹھ کر رب سے اس کی آبادکاری کی دعائیں کرتے یہ ان کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ آج مسجد مکرم باوجود اپنی فراخی کے لوگوں کے میلان کی وجہ سے تنگی داماں کا شکوہ کر رہی ہے۔

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

{إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسَى أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ} سورة التوبة (۱۸/۹)

''اللہ کی مسجدوں کی رونق وآبادی تو وہی کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان

رکھتے ہوں، نمازوں کے پابند ہوں، زکوۃ دیتے ہوں، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں ، یہی لوگ یقیناراہ یافتہ ہیں‘‘

اور حدیث مبارکہ ہے:

(((مَنْ بَنَىٰ لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)))

’’جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی مثل جنت میں گھر بنائے گا‘‘

بخاری، الصلاۃ، باب من بنی مسجدا (۴۵۰)

مزید یہ کہ حضرت حکیم صاحب کا ایک بہت ہی نمایاں کارنامہ جامعہ اسلامیہ سلفیہ کا قیام ہے، اس ادارے سے آج تک سینکڑوں حفاظ، قراء اور علماء تعلیم مکمل کر کے عملی زندگی میں سے دین حنیف کی سربلندی کے لیے مصروف عمل ہیں۔ ان تمام کو اللہ تعالیٰ ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے آمین!

تصنیف وتالیف

حضرت حکیم صاحب رحمہ اللہ جہاں ایک معروف طبیب تھے وہاں وہ مشہور خطیب اور بڑے اچھے قلم کار بھی تھے۔ اس بات کا ثبوت ان کی کتب کے مطالعہ سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ الفاظ انکی قلم کے سامنے لونڈی بن کر کھڑے ہوتے ہیں اور حکیم صاحب رحمہ اللہ انکو بڑی خوبصورتی سے منتخب فرماتے ہیں اور ایسی بہترین ترتیب دیتے ہیں کہ پڑھنے والا شروع کر دے تو ختم کئے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں کرتا اور میرے خیال میں اسکی بڑی اور بنیادی وجہ حکیم صاحب رحمہ اللہ کی مسلکی غیرت، ایمانی حمیت اور دینی وتبلیغی جذبہ، سچی اور کھری محبت الٰہی اور مودت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت کی درجہ ذیل کتب کا مطالعہ کیا جائے تو مذکورہ بالا بات روز روشن کیطرح واضح ہو جاتی ہے۔

تصنیفاتِ حکیم صاحب رحمہ اللہ

حکیم صاحب رحمہ اللہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان کے پیچھے بہت بڑے مقاصد ہیں۔ حکیم صاحب رحمہ اللہ کی چند مشہور و معروف تصنیفات درج ذیل ہیں۔

۱۔ علماء دیوبند کا ماضی تاریخ کے آئینہ میں

۲۔ شمس الضحی بجواب نور الصباح فی اثبات رفع الیدین بعد الافتتاح

۳۔ کار ملا فی سبیل اللہ فساد ۴۔ مسلمانوں کا سیاسی قتل

۵۔ قرآن تحفظ دیتا ہے ۶۔ باسی کڑھی میں پھر ابال

اولاد

موصوف کی طرح ان کی اولاد میں بھی خدمتِ دین کی تڑپ موجود تھی۔

بیٹے: حضرت کے چھ بیٹے تھے۔

۱۔ ڈاکٹر سعود احمد صاحب یہ طبیہ کالج سے فارغ التحصیل ہیں، جامع مسجد القدس اہلحدیث جناح روڈ' کے صدر ہیں

۲۔ محترم حافظ اسعد محمود سلفی صاحب جو کہ حافظ قرآن ہیں اور علوم اسلامیہ سے بھی بہرہ ور ہیں تجارت کے ساتھ ساتھ جامعہ اسلامیہ سلفیہ کے نگران اعلی اور جامع مسجد مکرم اہلحدیث کے خطیب کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔

۳۔ محترم جناب محمد احمد صاحب: جن کی تعلیم بی۔ ایس۔ سی ہے اور وہ ایک پرائیویٹ سکول چلا رہے ہیں اور مبارک مسجد کے ذمہ داران میں سے ہیں۔

۴۔ محترم حکیم سعد محمود صاحب: جو کہ طبیہ کالج لاہور سے سند فراغت پانے کے بعد حکیم مرحوم کا مطب سنبھالے ہوئے ہیں اور جامع مسجد میاں محمد دین کے صدر ہیں۔

۵۔ محترم حامد جواد صاحب: امریکہ سے ایم، ڈی کیے ہوئے ہیں اور جامع مسجد الفتح پیپلز کالونی کے خدمتگاروں میں سے ہیں۔

۶۔محترم اویس احمد صاحب: کنگ سعود یونیورسٹی الریاض سعودی عرب میں حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ وہاں لیکچر بھی دیتے ہیں۔

بیٹیاں: چھ ہی بیٹیاں تھیں۔

وفات

حضرت حکیم صاحب بھرپور علمی اور عملی زندگی گزار کر بتاریخ (۱۰) دس اگست بروز بدھ بعد نماز عصر، قبیل المغرب اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اور اللہ کی جنت کے مہمان ٹھہرے (انشاءاللہ) حضرت حکیم صاحب کی قبر مبارک گوجرانوالہ کے قبرستان کلاں میں قبرستان روڈ کی طرف سے داخل ہوتے ہی بائیں جانب اپنے والد گرامی کے دائیں پاؤں جانب نشیب کی طرف ہے اور حضرت حکیم صاحب کے پاؤں کی جانب ان کے برادرِ محترم حضرت پروفیسر محمد رحمہ اللہ صاحب کی قبر مبارک ہے۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم وارفع درجتھم فی المھدیین

اللھم آمین

روح اور جسم

تحریر.....محمد دلاور سلفی متعلم وامام مسجد مکرم)

{زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ اتَّقَوا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ} البقرة (۲۱۲)

''جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے دنیا کی زندگی خوشنما بنادی گئی ہے اور وہ ان لوگوں سے مذاق کرتے ہیں جو ایمان لائے حالانکہ جو لوگ ڈر گئے قیامت کے دن ان سے درجات میں اوپر ہوں گے''۔

دنیا کو ہے پھر معرکہ روح بدن پیش
تہذیب نے پھر درندوں کو ابھارا
اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

میرے دوستو اور بزرگو! حقیقی بات یہ ہے کہ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے۔ایک روح دوسرا جسم۔جسم کے تقاضے اور ہیں اور روح کے تقاضے کچھ اور ہیں جیسے جسم کو بھوک اور پیاس لگتی ہے۔روح کو بھی بھوک اور پیاس کا سامنا کرنا پڑتا ہے جسم کی سیری اور سیرابی کا سامان کچھ اور ہے اور روح کی سیری اور سیرابی کا سامان کچھ اور ہے۔جسم کی غذا روٹی، پانی اور پھل ہے۔روح کی غذا ذکر، دعا اور تلاوت قرآن مجید ہے۔جیسے جسم بیمار ہوتا ہے ایسے ہی روح بھی

بیمار ہوتی ہے۔جس طرح جسم کا علاج کرنا پڑتا ہے اسی طرح روح کا بھی علاج ہوتا ہے۔
افسوس اس بات کا ہے کہ آج کے انسان کی ساری توجہ جسم کو بنانے اور سنوارنے پر ہے۔اگر کوئی موٹا ہے تو وہ دبلا ہونا چاہتا ہے اگر کوئی دبلا ہے تو موٹا ہونا چاہتا ہے۔اگر کوئی کالا ہے تو وہ گورا ہونا چاہتا ہے۔غرض یہ کہ ساری توجہ جسم کو بنانے پر ہے جسم کو بنانے پر لاکھوں اور کروڑں روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔جگہ جگہ ایسے سنٹر اور پارلر کھلے ہوتے ہیں جہاں جسم کو بنانے اور سنوارنے کا کام کیا جاتا ہے۔
خصوصاً خواتین اس معاملے میں پیش پیش ہیں۔کتنی ہی مائیں اور بہنیں ایسی ہیں جن کے اوقات کا بڑا حصہ جسم کو سنوارنے پر ہی خرچ ہوتا ہے اللہ اکبر مجھے افسوس یہ ہوتا ہے جسم کو بنانے کی تو ہر ایک کو فکر ہے لیکن روح کو بنانے کی فکر کرنے والے انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔حالانکہ کہ وہ اللہ جو ہمارا خالق اور مالک ہے وہ جسم کی بناوٹ اور آرائش کو نہیں دیکھتا وہ تو روحانی تزکیہ اور صفائی کو پسند کرتا ہے اگر ایک شخص رنگ کا کالا اسکے نقوش بھدے ہیں اسکی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہیں اسکا لباس پرانا ہے لیکن اسکا دل پاک صاف ہے اس بندے کی روح اللہ کے ہاں نور سے منور ہے تو وہ اللہ کا محبوب اور اسکا پیارا ہے۔
ایک دوسرا شخص جس میں حسن و جمال کا شاہکار ہے۔دنیا اس کے حسن پر فریفتہ ہے مگر اسکا دل گندے اخلاق کا مرکز ہے اسکے اندر کفر اور شرک بھرا ہوا ہے تو ایسے شخص کی اللہ کے ہاں مکھی کے پر کے برابر بھی قدر و قیمت نہیں ہے۔

لوگو! اپنے اسلاف کو دیکھو رسول ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھو ان لوگوں کو اپنا جسم بنانے کی فکر تھی یا روح بنانے کی فکر تھی؟ ان کی تلاوت ان کا ذکر ان کی دعا انکی آہ بکا انہیں روحانی غذا مہیا کرتی تھی یہی وجہ ہے کہ وہ بھوکے پیاسے رہ کر بھی پرسکون ہوتے تھے۔

ہم لوگ مرغن غذائیں کھا کر بھی سکون حاصل نہیں کر سکتے۔ان لوگوں کو ننگے فرش پر میٹھی نیند آجاتی تھی اور ہمیں نرم گدوں پر بھی نیند نہیں آتی کبھی ہم نے غور کیا کہ ہمارے اوران کے درمیان کیا فرق ہے،ان کے ہاں دنیا کی حقیقت کچھ نہ تھی بلکہ دنیا توان کے لیے مردہ جانور کے بھی برابر نہ تھی حدیث میں ہے کہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ بِجَدْیٍ اَسَکَّ مَیِّتٍ قَالَ :اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنَّ ھٰذَالَہٗ بِدِرْھَمٍ فَقَالُوْا:مَانُحِبُّ اَنَّہٗ لَنَابِشَیْءٍ قَالَ :فَوَاللّٰہِ لَلدُّنْیَااَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذَاعَلَیْکُمْ)) مسلم، الزھدالرقاق (۲۹۵۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بکری کے بچے کے پاس سے گزرے جومرا ہوا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ اس کو ایک درھم کے بدلہ میں خرید لے۔۔؟ توصحابہ] نے کہا کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں خرید سکتا چاہے ایک درھم کے بدلے ہی ہو تو نبی ﷺ نے فرمایا اے صحابہ اللہ کی قسم! یہ دنیا اللہ کے نزدیک اس بکری کے مرے بچے سے بھی زیادہ حقیر ہے''۔

میں عرض کرتا ہوں کہ وہ روحانی غذا کا اہتمام کرتے تھے اور ہماری ساری توجہ جسمانی غذاؤں پر ہے۔اللہ کے بندو! جسمانی غذاؤں سے روحانی سکون حاصل نہیں ہوسکتا۔روحانی سکون تو روحانی غذاؤں سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔تو روحانی غذا اللہ کا ذکر ہے۔

مسلمانوں میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں یورپ کے نقش قدم پر نہ چلو یورپ والوں کی تہذیب مادی تہذیب ہے یورپین ممالک کی ساری توجہ دنیاوی منفعت پر ہے۔وہ لوگ صرف جسمانی لذتوں کے حصول کیلئے زندہ ہیں انہوں نے روحانی لذت کا ذائقہ چکھا ہی نہیں مگر ہماری تہذیب اسلامی تہذیب ہے۔ہماری توجہ دنیا کے ساتھ آخرت کی منفعت پر بھی ہے

ہم روحانی لذتوں کا ذائقہ چکھ چکے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ جسم کھا کر خوش ہوتا ہے

اور روح کھلا کر خوش ہوتی ہے۔

جسم بقاء سے خوش ہوتا ہے اور روح فنا سے۔

جسم دنیا کے ذکر سے خوش ہوتا ہے لیکن روح آخرت کے ذکر سے۔

جسم سیئات سے خوش ہوتا ہے

اور روح حسنات سے خوش ہوتی ہے۔

جسم کے تقاضوں ہی کو سب کچھ سمجھنا کفار اور مشرکین کا شیوہ ہے

اور روح کے تقاضوں کی تکمیل انبیاء کا شیوہ ہے۔

یہ بات یاد رکھیئے کہ! اس دور کا بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ انسان کی ساری کوشش کا ہدف جسم کو بنا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہمیں روحانی تقاضوں کی تکمیل کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین

قبر سے حشر تک

تحریر.....الشیخ محمد یحییٰ شاہین (گوجرانوالہ)

یہ تو وہی فرشتہ ہے جس سے ایک دفعہ فرشتوں کے سردار نے سوال کیا۔ کیا تمہیں کبھی کسی انسان پر ترس آیا ہے اور کیا تم نے کبھی غصے اور غضب کی حالت میں کسی آدمی کی روح قبض کی ہے۔ تو ملک الموت نے کہا کہ ہاں ایک دفعہ مجھے بہت زیادہ ترس اُس شخص پر آیا جو دنیا میں بادشاہت ملنے کے بعد خدا سے مقابلہ کرنے لگا۔ نہایت غضب کی حالت میں جب اُس کے پاس پہنچا تو وہ اپنے جشن نوروز کی تیاری کر رہا تھا جسکے لئے اُس نے اپنے لئے ایک محل بنوایا ہوا تھا جسکی تیاری میں پورے دس سال صرف ہوئے تھے۔ جو اتنا وسیع و عریض تھا کہ دس سال تک اُس پر 2 ہزار مزدور مسلسل کام کرتے رہے تھے اور جس محل کی بلندی اتنی زیادہ تھی کہ دیکھنے والا نیچے کھڑا ہو کر دیکھتا تو اسکی پگڑی پیچھے جا گرتی، حیرت و حیرانگی سے وہ بے دم ہو کر بیٹھ جاتا کہ اتنا عالی شان محل پہلے کسی آدمی نے دیکھا تک نہ تھا۔ اُس کے اندر سڑکیں بنوائی، تالاب بنوائے، باغ باغیچے اور گلستان و چمنستان بنوائے۔

غرض وقت کے نبی نے جو نقشہ حیات بعد الوفات میں ملنے والی جنت الفردوس کا کھینچا تھا وہ سارا منظر اس نے اس جنت نما محل میں تیار کروا کے کہنے لگا تمہارے ماننے والوں کو مرنے کے بعد جنت ملے گی میں نے ایسی ہی جنت جس میں حور و غلمان بھی ہیں۔ غلام نوکر چاکر اور خدمت گزار بھی ہیں نہریں، آبشاریں اور درخت، پھل پھول بھی ہیں وہ میں نے دنیا میں ہی اپنے لئے اور اپنے خدمت گاروں کے لئے بنوالی ہے۔ تو وقت کے نبی نے اُسکے لئے بددعا

کردی ''خدا کرے تیرا انجام عبرت ناک ہو'' فرشتوں کے سردار کو ملک الموت یہ واقعہ سنا رہا تھا کہ میں غصے میں غضب ناک حالت میں اس ظالم اور کافر بادشاہ کے پاس پہنچا کہ ایسا بدبخت ہے کہ اس نے خدا اور اسکے رسولؐ کو دکھ دیا اور بالاخر نبی کی بددعا کا مستحق ٹھہرا۔ نہایت سختی سے اس کی جان نکالوں گا۔ مگر یہ کیا ہوا۔ کہ یکا یک میرا پروگرام بدل گیا مجھے اس پر غصے کی بجائے ترس آنے لگا۔ کیوں؟ اس لئے کہ جب اُسکی موت کا وقت آیا اُس وقت وہ اپنی سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے جڑی ہوئی چمکتی دمکتی سواری پر بڑے کرّ وفرّ، غرور وتکبر کیساتھ اُس جنت میں داخل ہو رہا تھا جس کی تیاری میں اُس نے زندگی کے نہایت قیمتی دس سال ضائع کر دیئے تھے۔ جب وہ اُس خودساختہ جنت کے مین گیٹ پر پہنچا تو میں نے ایک فقیرانہ روپ میں سامنے آ کر اسکی سواری کی لگام کو زور سے جھٹکا دیا اور بارُعب آواز میں کہا'' میں ملک الموت ہوں'' میری آواز صرف اس نے سنی اور مجھے اس کے علاوہ کوئی دیکھنے والا بھی نہیں تھا۔ لوگوں نے تو بس اسکے پسینے چھوٹتے دیکھے، پھر اسکا سرخ وسفید رنگ فق ہوتے دیکھا اور پھر اس کی گردش ایام رُکتی ہوئی محسوس کی۔ حسرت کے ساتھ کہنے لگا'' کچھ مہلت دو۔ گھر والوں سے مل لوں، ایک نظر اپنی بنائی ہوئی جنت کو ہی دیکھ لوں۔'' میں نے کہا اب مہلت ختم ہے اب ہمیشہ کیلئے اس جہنم کو دیکھو گے جسکا تم آج تک انکار کرتے رہے ہو۔ پھر اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی اور وہ اپنی سواری سے نیچے آ رہا تھا میں نے اس کی جان نہایت سختی سے نکالی لیکن مجھے اس پر ترس بھی آیا کہ اس بدنصیب کو اپنی بنائی ہوئی جنت دیکھنے کا بھی موقع نہیں ملا جس پر اس نے زندگی کا ایک حصہ تباہ و برباد کر دیا۔ فرشتوں کے سردار نے کہا۔ کیا تمہیں کسی اور پر بھی ترس آیا تو ملک الموت نے جواب دیا۔ جی ہاں ایک دفعہ مجھے حکم ملا کہ سمندر کے اندر ایک کشتی ٹوٹ چکی ہے اس کے تمام مسافروں کی روح قبض کر لے سوائے ایک بچے کے جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا ایک دودھ پیتا بچہ اپنی ماں کی گود میں چمٹا ہوا ہے اور اسکی ماں کو اپنی جان سے

زیادہ اپنے بچے کی جان کی فکر ہے۔ وہ دونوں ایک تختے پر نا معلوم راستوں پر چلے جا رہے ہیں کہ سمندری طوفان کی ایک لہر آئی اس نے تختے کو اُلٹ دیا۔ بچہ ماں کی گود سے نکل کر تختے کے اوپر تھا اور اسکی ماں پانی کے اندر ہاتھ پاؤں مار رہی تھی اور اسکی نگاہیں اپنے بچے کے معصوم چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ یہی وقت تھا جب مجھے اس عورت کی روح قبض کرنا تھی۔ مجھے اس بچے پر بڑا ترس آیا کہ اس سمندری طوفان میں جہاں حد نگاہ تک پانی ہی پانی ہے کبھی رات کیا اندھیرے میں اور کبھی سورج کی گرمی میں اسکا کیا بنے گا۔ ملک الموت فرشتوں کے سردار کو یہ واقعہ سنا رہا تھا۔ کہ فرشتوں کے سردار نے سوال کیا۔ کیا تمہیں پتہ ہے اس بچے کا کیا بنا؟ ملک الموت نے لاعلمی کا اظہار کیا تو فرشتوں کے سردار نے کہا۔ سنو'' جس بادشاہ کو تم نے اسکی بنائی ہوئی جنت کے دروازے پر روک لیا۔ یہی تو وہ بچہ تھا جس پر تم کو سمندر کے وسط میں دیکھ کر ترس آیا تھا۔'' یعنی ایک ہی آدمی پر تم کو غضب بھی آیا اور اسی آدمی پر تم کو دو دفعہ ترس بھی آیا۔ ایک دفعہ اس وقت جب وہ دنیا میں آیا تھا اور دوسری دفعہ اس وقت جب وہ دنیا سے جا رہا تھا۔ اس سرکش بادشاہ کا نام شداد تھا۔

""

((مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا)) سورۃ الأحزاب:(۴۰)

''نہیں ہیں محمد ﷺ باپ کسی ایک مرد کے تم میں سے پر بھیجے ہوئے ہیں خدا تعالیٰ کے اور سب پیغمبروں کے تمام کرنے والے ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں سے خبردار ہے''

فرمان مصطفی ﷺ

((سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلٰثُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ))

بخاری ومسلم وترمذی جلد دوم(ص ۴۵/)ابو داؤد ،مسند احمد، مشکوۃ شریف جلد دوم(ص ۴۶۵/)

''میری امت میں تیس جھوٹے آدمی پیدا ہوں گے جو اپنے آپ کو نبی سمجھیں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''

تحریف کا مفہوم

اصل لفظ کو بدل کر کچھ اور لکھ دینا (لغات فیروزی)

تحریف قرآن کی اقسام

تحریف قرآن تین طرح سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے

① تحریف لفظی

آیات قرآن مجید میں الفاظ کی کمی وبیشی

② تحریف معنوی

ترجمہ قرآن مجید کرنے میں ارادۃً اصل معنی سے ہٹ کر کوئی دوسرا مفہوم بیان کرنا

③ تحریف منصبی

جو آیات رسول اللہ ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں ان کو اپنے یا کسی اور کے اوپر چسپاں کرنا یا جو آیات مکہ مکرمہ یا بیت اللہ کی شان میں نازل ہوئیں ہوں ان کو کسی اور جگہ چسپاں کرنا وغیرہ قرآن مجید میں تحریف کرنا بہت بڑا جرم ہے اور اسکا مرتکب آخرت میں عذاب عظیم کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے ایسے یہودی الفطرت لوگ کفر صریح کے مرتکب ہیں۔

تحریف قرآن حکیم لفظی

اصل آیت قرآن

{وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِکَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ}

سورۃ حج (۵۲/۲۲)

تحریف مرزا

مرزا صاحب سے قرآن مجید کی آیت سے (مِنْ قَبْلِکَ؟) خارج کر دیا کیونکہ مِنْ قَبْلِکَ یہاں رہتا تو مرزا صاحب کی نبوت کا ٹھکانا نہ بنتا۔

مقدمہ حقیقۃ اسلام (۳۳۰) ازالہ اوھام (۶۲۹) روحانی خزائن (۴۳۹)

اصل آیت قرآن

{وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} سورۃ توبہ (۴۱/۹)

تحریف مرزا

مرزا صاحب نے (اَنْ یُجَاھِدُوْ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ) اپنی طرف سے داخل کیا

اور (وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ) کو خارج کر کے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ کو آخر سے اٹھا کر درمیان میں رکھ دیا۔

جنگ مقدس (۱۹۴) اصل آیت قرآن

{كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ، وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ}

سورۃ رحمن (۵۵/۲۷، ۲۶)

تحریف مرزا

''مَنْ عَلَيْهَا غائب شئی'' زائد اور دو آیتوں کو ایک آیت تحریر کیا۔ ازالہ اوھام (۱۳۶)

اصل آیت قرآن

{وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْم} سورۃ الحجر (۱۵/۸۷)

تحریف مرزا

وَلَقَدْ غائب اَنَّ زائد قرآن میں نون پر زبر ہے اور کتاب میں زیر ہے العظیم کے م پر زبر ہے اور کتاب میں زیر ہے۔ براھین احمدیہ (۵۵۸)

اصل آیت قرآن

{أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِداً فِيْهَا ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْم} سورۃ التوبۃ (۹/۶۳)

تحریف مرزا

(أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ نَاراً خَالِداً فِيْهَا ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْم) حقیقت الوحی (۱۳۰)

مرزا صاحب سے یُدْخِلْہ اپنے طرف سے داخل کیا اور فَاِنَّ لَہٗ وَ جَھَنَّم کو خارج کر دیا

قرآن کریم کی معنوی تحریف

{غَيۡرِ الۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ} سورۃ الفاتحہ (۱/۷)

مرزائی ترجمہ

جن پر نہ تو بعد میں تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ بعد میں گمراہ ہونگے

آیت

{وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبۡلِكَ وَبِالۡآخِرَةِ هُمۡ يُوقِنُونَ} سورۃ البقرہ (۲/۴)

مرزائی ترجمہ

اور جو تجھ پر نازل کیا گیا یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونیوالی موعود باتوں پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

تحریف منصبی

مرزا غلام احمد قادیانی نے وہ آیت جو اللہ نے حضور ﷺ کی شان میں نازل فرمائیں ان کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ جیسے

تحریف منصبی

(یٰسین، وَالۡقُرۡآنِ الۡحَكِيۡمِ، اِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ،وَمَا اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً اللعالمین) یٰسین اور رحمۃ اللعالمین والی آیت حضرت محمد ﷺ کی شان خصوصی ہے اور مرزا نے اس کو اپنے اوپر منطبق کرلیا ہے۔

یٰسین والی آیت حقیقۃ الوحی (۱۰۷) اور وما ارسلنک والی آیت کا حوالہ حقیقۃ الوحی (۸۳)

جامعہ کا اعزاز

تبصرہ.....مجیب الرحمن سیاف

جامعہ اسلامیہ سلفیہ ماڈل ٹاؤن کے لیے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ امسال بخاری سے سند فراغت پانے والے طلباء نے اپنے اپنے مقالے پیش کیے ہیں جن کو کتابی شکل میں شائع کر دیا گیا ہے۔جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

۱۔روئے زمین پر جنت کا باغ

یہ کاوش مولانا ساجد محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی ہے جس میں انہوں نے مسجد کے احکام ،آداب فضائل اور وہ تمام مسائل ذکر کئے ہیں جن سے اکثر لوگ غفلت برتتے ہیں۔اگر یوں کہا جائے کہ مسجد سے متعلقہ مسائل کا بہترین اردو زبان میں مجموعہ ہے تو بے جا نہ ہوگا۔اس کتاب کو مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ نے شائع کیا ہے۔

۲۔جنت کی خوشبو

یہ مولانا اویس کی تالیف ہے جس میں انہوں نے خوشبو سے متعلقہ تمام احادیث کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے مثلا یہ کی جنت کی خوشبو کتنی مسافت سے محسوس ہوتی ہے .....؟جنت کی خوشبو سے محروم لوگ کون ہیں.....؟ نبی ﷺ کو خوشبو پسند تھی اور اس طرح کے دیگر عنوان اس میں شامل کیے گئے ہیں جو کہ قارئین کے لیے دلچسپ بھی ہیں اور سود مند بھی۔

۳۔خوشی میں مومن کا کردار

یہ اپنی طرز کی منفرد تالیف ہے جس میں مولانا آصف الرحمن حفظہ اللہ تعالیٰ آف وزیر آباد نے

بڑی عمدگی کے ساتھ خوشی کے موقع پر سیرت النبی ﷺ سے بہترین نمونے پیش کئے ہیں مزید یہ کہ مومن کو خوشی کے موقع پر کیسا کردار ادا کرنا چاہیے جیسا کہ نام سے ہی عیاں ہے۔

۴۔میں ضامن ہوں

اس کتابچے میں مولانا حمزہ بن ارشد حفظہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی وہ احادیث درج کی ہیں کہ جن میں نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں کو جنت کی ضمانت دی ہے، زبان کی حفاظت ،شرم گاہ کی حفاظت ،عورت کو پانچ کام کرنے کی وجہ سے جنت کی بشارت اور بہت سے خوش نصیب لوگوں کا ذکر ہے جن کو ان کے افعال حسنہ کی وجہ سے جنت کی ضمانت ملی ہے۔الغرض مولانا نے اس میں وہ سب درج کیا ہے جس پر عمل کر کے ایک مومن ومسلم اپنی اصلاح کر سکتا ہے۔

۵۔نظر کی حفاظت

اس تالیف میں مولانا ضیاء الرحمن حفظہ اللہ تعالیٰ نے نظر کے متعلقہ احکام ذکر کیے ہیں،نظر ایک نعمت ہے اور اس کی حفاظت ہر مسلم کے لیے لازم ہے۔حفاظت نظر سے کیا ملے گا.....؟ نظر کی حفاظت نہ کرنے والوں کا انجام ،غض بصر کیوں ضروری ہے۔۔۔؟ یہ سب مولف نے اپنی تالیف میں تحریر کر دیا ہے۔جس کا مطالعہ فائدہ سے خالی نہیں۔

۶۔سفارش کون کرے گا.....؟

اس کتابچے میں مولانا سفیان ارشد حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ قیامت کی مشکل گھڑی میں سفارش کون کرے گا.....؟ جب ہر ایک پریشان ہوگا، ہر ایک گھبراہٹ کے عالم میں ہوگا تو ایسے میں ہادی برحق نبی مکرم ﷺ سفارش فرمائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن کا، روزے کا اور ان تمام لوگوں کا ذکر کیا ہے جو میدان محشر میں انسان کی سفارش کریں گے۔

نوٹ: ان تمام مقالہ جات کی نگرانی وتہذیب مولانا محمد عظیم حاصلپوری صاحب نے فرمائی ہے

(اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں اضافہ فرمائے۔آمین) نیز ان تمام کتب کو مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور نے عمدہ پرنٹنگ اور معیاری کاغذ کے ساتھ شائع کی ہیں اور یہ کتب تمام تر اہلحدیث مکتبوں پر دستیاب ہیں۔مکرم مسجد کے مین گیٹ پر موجود سٹال سے بھی باآسانی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

بزرگوں کی باتیں

تحریر.....ابوبکر اسماعیل (درجہ رابعہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْكِيَ فَلْيَبْكِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَتَبَاكَ))

''تم میں سے جو رونے کی استطاعت رکھتا ہے پس اسے (خشیت الٰہی سے) رونا چاہیے اور جو رونے کی طاقت نہیں رکھتا تو کم از کم بناوٹی تو رونا رو لے یعنی رونے جیسا منہ ہی بنالے''

کتاب الذھد لابن المبارک (۴۲)

حضرت ابوسلیمان رحمہ اللہ کا قول

حضرت ابوسلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((عَوِّدُوْا أَعْيُنَكُمُ الْبُكَاءَ وَقُلُوْبَكُمُ التَّفَكُّرَ))

''آنکھوں کو رونے اور دل کو فکر کی عادت ڈالو''

احیاء العلوم للغزالی (۴/۴۲۵)

ھناد بن السری الکوفی رحمہ اللہ کا قول

حضرت ھناد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ سے خائف شخص کے کئی مقامات ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ زیادہ تر آنسو بہائے ''

احیاء العلوم للغزالی (۴۲۵/۴)

یزید بن میسرہ رحمہ اللہ کا قول

حضرت یزید بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رونا سات اقسام پر ہے لیکن خشیت الٰہی سے آنسو بہانا آگ کے سمندروں کو بھی بجھا دیتا ہے''

حلیۃ الاولیائ (۱۱۸/۱۰)

حضرت سلمان بن داؤد علیہ السلام کا قول

((اِنْ کَانَ الْکَلَامُ مِنْ فِضَّۃٍ فَالسُّکُوْتُ مِنْ ذَھَبٍ))

''اگر کلام کرنا چاندی ہے تو (فضول گفتگو سے) خاموشی سونا ہے''۔

احیاء علوم الدین (۱۲۰/۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول

زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((اِنَّ ھٰذَا اَوْرَدَنِیْ الْمَوَارِدَ))

''یہی زبان ہے جس کی وجہ سے میں کئی (پریشان کن) گھاٹیوں میں وارد ہوا ہوں''۔

احیاء العلوم الدین (۱۲۰/۳)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول

((مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ))

''جس کی گفتگو زیادہ ہوئی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی''۔

الصمت لابن ابی الدنیا (۲۴۱)

حضرت محمد بن واسع رحمہ اللہ کا قول

حضرت محمد بن واسع رحمہ اللہ نے مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کہا:

((يَا اَبَا يَحْيٰى حِفْظُ اللِّسَانِ اَشَدُّ عَلَى النَّاسِ مِنْ حِفْظِ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ))

''اے ابو یحییٰ! زبان کی حفاظت لوگوں پر درھم و دینار کی حفاظت سے زیادہ سخت ہے''۔

احیاء علوم الدین (۱۲۰/۳)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول

((مَا عَقِلَ دِيْنَهُ مَنْ لَمْ يَحْفَظْ لِسَانَهُ))

''جس نے اپنی زبان کی حفاظت نہیں کی اس نے اپنے دین کو سمجھا ہی نہیں''۔

احیاء علوم الدین (۱۲۰/۳)

, ماں کے مطابق اگر اولاد نیک اور فرمانبردار ہو تو دنیا جنت ہے۔
, عقلمند کا کہنا ہے کہ ابدی زندگی میں عیش چاہیے تو دنیا میں عیش تلاش نہ کرو۔
, عبدالحق نے کہا ہے کہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے۔
, سائنسدان کہتے ہیں کہ دنیا ایک تجربہ گاہ ہے۔
, کسان کا کہنا ہے کہ دنیا ایک کھیت ہے، اس میں انسان جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔
, شیکسپیئر نے کہا دنیا ایک اسٹیج ہے۔
, فلسفی نے کہا دنیا ایک مختصر قیام گاہ ہے۔
, سقراط کے نزدیک دنیا زہر کا پیالہ ہے۔

کائنات کے امام پوری دنیا کے سردار کرہ ارض پر سب سے زیادہ حسین وجمیل تمام مخلوقات میں سے کامل اکمل مکمل ہیں۔ سید البشر جسکی سفارش آخرت میں مومنوں کے کام آئیگی زمین پر رب کے پیغام رساں نے فرمایا:

((اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّۃُ الْکَافِرِ))

''دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے''۔

مسلم کتاب الزھد و الرقائق (۲۹۵۶)

مومن کے لیے قید خانہ اس لیے کہ اپنی مرضی سے زندگی نہیں گزار سکتا اور کافر کے لیے جنت اس لیے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنی خواہشات کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ مومن آخرت

کو یاد رکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر عمل کرتا ہے اس لیے قیدی کہلاتا اور کفار دنیا کی زیب وزینت اور اس کی آرائش کو دیکھ کر آخرت کو بھول جاتا ہے وہ اپنی مرضی کرتے ہوئے دنیا سے جاتا ہے اس لیے دنیاوی جنتی کہلایا۔

اللہ پاک ہمیں اس قید خانے سے بخیریت رہائی پانے والے اعمال کرنے کی توفیق عطاء فرمائے جنت میں صاحب قرآن کی رفاقت نصیب فرمائے۔آمین

محبت کس سے کی جائے۔۔؟ محمد جہانگیر (گوجرانوالہ)

سورج سے۔۔۔۔۔۔۔۔مگر اسمیں تپش ہوتی ہے۔

آگ سے۔۔۔۔۔۔۔۔مگر یہ جلا دیتی ہے۔

پانی سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر یہ سر کے بل بہالے جاتا ہے۔

اونچائی سے۔۔۔۔۔۔لیکن یہ جلد گرا دیتی ہے۔

گہرائی سے۔۔۔۔۔۔مگر یہ اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔

پھولوں سے۔۔۔۔۔۔لیکن یہ جلد مرجھا جاتے ہیں

کانٹوں سے۔۔۔۔۔ان میں تو چبھن ہوتی ہے۔

خوشبو سے۔۔۔۔۔۔۔یہ تو وقتی ہوتی ہے۔

انسانوں سے۔۔۔۔مگر یہ تو بے وفا ہوتے ہیں۔

تو پھر کس سے محبت کی جائے اس اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور آنحضور ﷺ سے جس کی محبت پر کوئی شک نہیں اور جو کسی کو دھوکے میں نہیں رکھتے۔ارشاد ہوتا ہے۔

''تم مجھے یاد کرو گے میں تمہیں یاد کروں گا'' البقرۃ(۱۵۲/۲)

''کہہ دیجئے!اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت

کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے‘‘
سورۃ آل عمران (۳/ ۳۱)

مذاق کرنے والوں کیلئے دنیا ہی میں عبرت ناک سزائیں

ابوعبداللہ حافظ محمد زبیر آف میانوالی بنگلہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی

{إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ} سورۃ الحجر (۱۵/ ۹۵)

’’(میرے نبی ﷺ) جو لوگ تجھے مذاق کرتے ہیں انہیں سزا دینے کیلئے ہم کافی ہیں‘‘

اور فرمایا نبی ﷺ کا مذاق اڑانے والے یہ لوگ تھے۔

① ولید بن مغیرہ

② اسود بن عبد یغوث زہری

③ ابوزمعہ اسود بن مطلب

④ حارث بن عیطل سہمی

⑤ عاص بن وائل

حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب رسول کریم ﷺ کے پاس آئے تو اللہ کے نبی ﷺ نے مذاق اڑانے والوں کی شکایت حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے ولید کو کردیا اور اسکی بغل میں ایک رگ کی طرف اشارہ کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا آپ نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ جبرئیل نے کہا میں نے اس کو سزا دے دی۔ اسکے بعد جبرئیل علیہ السلام نے اسود کو اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے کیا اور اسکی آنکھ کی طرف

اشارہ کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اسکے بارے میں بھی جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا، آپ نے فرمایا: اسود کا کیا کیا؟ حضرت جبرئیل نے کہا میں نے اس سے نپٹ لیا۔

پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابوزمعہ کو اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے کیا اور اس کے سر کی طرف اشارہ کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا آپ نے اسکا کیا بندوبست کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں نے اس سے بھی بدلہ لے لیا۔ اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے حارث کو اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے کیا اور اسکے سر یا پیٹ کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں نے اس سے بھی انتقام لے لیا۔ اسی طرح عاص کا گزر ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسکے پاؤں کے تلوے کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں نے اسکو بھی دبوچ لیا۔

① ولید کو سزا اس طرح ملی کی خزاعہ قبیلے کا ایک شخص جو اپنے تیروں کو ترتیب دے رہا تھا۔ اسکے پاس سے ولید کا گزر ہوا تو ایک تیر اسکی بغل کے نیچے رگ پہ جالگا اور اس نے رگ کو کاٹ دیا۔

② اسود بن مطلب اندھا ہو گیا۔

③ اسود بن عبد یغوث سے انتقام اسطرح لیا گیا کہ اسکے سر میں زخم ہو گے جن کی وجہ سے وہ مر گیا۔

④ حارث سے انتقام اس طرح لیا گیا کہ زرد پانی نے اس کو گھیر لیا۔ وہ اسکے پیٹ میں داخل ہو گیا اور صورت حال یہ ہو گئی کہ اسکا پاخانہ اسکے منہ سے نکلنے لگا پھر وہ اس سے مر گیا۔

⑤ عاص کو سزا اسطرح ملی کہ اس کے سر میں اسطرح پھوڑا نکلا جس طرح کا ایک کانٹے دار پودا حجاز کے ریگستان میں اگتا ہے۔ اس کانٹے دار حجازی پودے کی طرح کا پھوڑا اس کے سر میں نکلا سارے سر میں پھیل گیا اور وہ مر گیا۔ عاص کے بارے میں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ گدھے پہ سوار ہو کر طائف کی طرف نکلا۔ گدھا کودا اس نے اسکو کانٹوں پر گرا دیا۔ کانٹا اسکے پاؤں میں پیوست ہو گیا اور وہ اسی سے مر گیا۔ دلائل النوۃ للبیہقی

(۳۱۸/۲، ۳۱۶)واسناده حسن لذاته والسنن الكبرى له(۸/۹)(۱۷۷۳۱)واسناده حسن لذاته

رشتے داروں سے صلہ رحمی کے فائدے محمد نصیر (درجہ اولیٰ)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبسط لَهُ فِيْ رِزْقِهِ، وَيُنْسَاَلَهُ فِيْ اَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی روزی میں فراخی اور اس کی عمر میں تاخیر یعنی اضافہ کیا جائے تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔''

صحيح بخاری، الادب، باب من بسط له فی الرزق بصلة الرحم (۵۹۸۶)'مسلم (۲۵۵۷)

اقبال رحمہ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

محمد زکریا سہیل (مسجد مکرم گوجرانوالہ)

دہقان تو مر کھپ گیا اب کس کو جگاؤں ملتا ہے کہاں خوشۂ گندم کہ جلاؤں

شاہین کا ہے گنبد شاہی پہ بسیرا کنجشک فرومایہ کو اب کس سے لڑاؤں

اقبال رحمہ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

ہر داڑھی میں تنکا ہے ہر اک آنکھ میں شہتیر مومن کی نگاہوں سے بدلتی نہیں تقدیر

توحید کی تلوار سے خالی ہیں نیامیں اب ذوق یقین سے نہیں کٹتی کوئی زنجیر

اقبال رحمہ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

شاہین کا جہاں آج گرگس کا جہاں ہے ملتی ہوئی ملا سے مجاہد کی اذان ہے

مانا کہ ستاروں سے بھی آگے ہیں جہاں اور شاہین میں مگر طاقت پرواز کہاں ہے

اقبال رحمۃ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

مرمر کی سلوں سے کوئی بے زار نہیں ہے — رہنے کو حرم میں کوئی تیار نہیں ہے
کہنے کو ہر اک شخص مسلمان ہے لیکن — دیکھو تو کہیں نام کو کردار نہیں ہے

اقبال رحمۃ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

بیباکی وحق گوئی سے گھبراتا ہے مومن — مکاری وروباہی پہ اتراتا ہے مومن
جس رزق سے پرواز میں کوتاہی کا ڈر ہو — وہ رزق بڑے شوق سے کھاتا ہے مومن

اقبال رحمۃ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

پیدا کبھی ہوتی تھی سحر جس کی اذان سے — اس بندہ مومن کو میں اب لاؤں کہاں سے
وہ سجدہ، زمین جس سے لرز جاتی تھی یارو — اک بار تھا، ہم چھوٹ گئے اس بار گراں سے

اقبال رحمۃ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

جھگڑے ہیں یہاں صوبوں کے ذاتوں کے نسب کیا گتے ہیں تہِ سایہ گل، خار غضب کے
یہ دیس ہے سب کا، مگر اسکا نہیں ہے کوئی اس تن خستہ پہ تو اب دانت ہیں سب کے

اقبال رحمۃ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

محمودوں کی صف آج ایازوں سے پرے ہے جمہور سے سلطانی، جمہور ڈرے ہے
تھامے ہوئے دامن ہے، یہاں پت جوخودی کا مرمر کے جئے ہے، جی جی کے مرے ہے

اقبال رحمۃ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

دیکھو تو ذرا محلوں کے پردوں کو اٹھا کر — شمشیر وسناں رکھی ہیں طاقوں پہ سجا کر
آتے ہیں نظر مسند شاہی پہ رنگیلے — تقدیر امم سو گئی طاؤس پہ آکر

اقبال رحمۃ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

مکاری وعیاری وغداری، ہیجان — اب بنتا ہے ان چار عناصر سے مسلمان

قاری اسے کہنا تو بڑی بات ہے یارو اس نے تو کبھی کھول کے دیکھا نہیں قرآن

اقبال رحمہ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

کردار کا گفتار کا اعمال کا مومن قائل نہیں ایسے کسی جنجال کا مومن

سرحد کا ہے مومن کوئی بنگال کا مومن ڈھونڈے سے بھی ملتا نہیں قرآن کا مومن

اقبال رحمہ اللہ! ترے دیس کا کیا حال سناؤں

❀❀❀❀

اللہ وہ ہے فہد اللہ (درجہ ثانیہ)

① اللہ وہ ہے جس کے نام سے تسکین ہوتی ہے۔

② اللہ وہ ہے جو لوازماتِ مادہ سے برتر و اعلیٰ ہے۔

③ اللہ وہ ہے جو دو العقول کے وہم گمان و فہم ادراک سے بلا تر ہے۔

④ اللہ وہ ہے جو خوف و ہراس کے وقت بندوں کی پناہ ہے۔

⑤ اللہ ہی ہے جو آسمانوں سے بارش برساتا ہے اور زمین سے دانا اگاتا ہے۔

⑥ اللہ ہی ہے جسکی تسبیح و تمجید میں ہر چیز لگی ہوئی ہے۔

❀❀❀❀❀

عادل حکمران نور کے منبروں پر محمد عمران حاصلپوری (درجہ اولیٰ)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَاللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَکِلْتَایَدَیْہِ یَمِیْنٌ: اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِہِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَاوَلُوْا))

''جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس منبروں پر ہوں گے، پروردگار کے داہنی طرف اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یعنی بائیں ہاتھ میں جو داہنے

ہاتھ سے قوت کم ہوتی ہے یہ بات اللہ تعالیٰ میں نہیں کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے سبحان اللہ) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام انکو دیا جائے اس میں انصاف کرتے ہیں''

صحیح مسلم 'الامارۃ: باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ... (۴۷۲۱)

رشتے داری توڑنے والے کا انجام غضنفر اقبال (درجہ خامسہ)

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ))

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

صحیح بخاری، الادب، باب اثم القاطع (۵۹۸۴)' مسلم (۲۵۵۶)

عرش کا سایہ حافظ داؤد عبداللہ دور پالوی (کلاس احسان اللہ اولکھ صاحب)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات بندے جن کو اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنے عرش کا سایہ نصیب کریں گے جس دن اس سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

اِمَامٌ عَادِلٌ عادل حکمران

وَشَابٌ نَشَأَ فِی عِبَادَۃِ اللّٰہِ

''وہ نوجوان جس نے جوانی اللہ کی عبادت میں گزار دی''

وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ

''اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے''

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ

''اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھی اسی بنیاد پر ملے اور اسی پر جدا ہوئے''

وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ أَخَافُ اللّٰهَ

''اور وہ آدمی جس کو حسب ونسب والی اور خوبصورت عورت نے برائی کی دعوت دی لیکن اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں''

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ

''اور وہ آدمی جو اس قدر پوشیدہ طور پر صدقہ کرتا ہے حتی کہ بائیں ہاتھ کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے۔''

وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

''اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں رو دیں''

بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ بالیمین (۱۴۲۳)

اطاعت رسول ﷺ

ابوحمزہ مدثر شریف بھٹوی (کلاس: قاری احسان اللہ اولکھ صاحب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْ خُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ اَبَى قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبَى))

''ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان کے جنھوں نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! انکار کون کریگا؟ فرمایا: جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے انکار کیا'' بخاری (۷۲۸۰)

نقصان سے حفاظت کیلئے دعا ابوسارہ گلفام اشرف چیمہ (شعبہ تجوید وقرأت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((زَبَنَا أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

''اے میرے پروردگار! میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی'' جو کوئی صبح وشام یہ دعا پڑھے اسے کوئی نقصان دینے والی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ مسلم(۲۷۰۹)

جہاد کی فرضیت کا بیان فضل ربی (درجہ اولیٰ)

عبداللہ بن ابی اوفیٰ روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگوں دشمن کے آمنے سامنے کھڑے ہونے کی خواہش نہ کرو اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو اور جب دشمن سامنے آجائے تو پھر جم کر لڑو اور صبر کرو اور جان لو جنت تلواروں کے سایوں کے نیچے ہے پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

((اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ))

''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے، انہیں شکست وہزیمت سے دوچار کر اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما''

صحیح بخاری(۲۹۶۵)

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حروف تہجی کیا کہتی ہے۔۔۔؟

صدام ربانی سیالکوٹی (درجہ اولیٰ)

الف حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام الانبیاء بن کر آئے۔

ب اسلام کی بہاریں لے کر آئے۔

ت تقویٰ کی تعلیم دینے والے بن کر آئے۔

ث ثمراتِ جنت کی خوشخبری لے کر آئے۔

ج جنت کے سردار بن کر آئے۔

ح حاکم بن کر آئے، حامل قرآن بن کر آئے۔

خ خاتم النبیین بن کر آئے، خیر البشر بن کر آئے۔

د دکھیوں کے غم خوار بن کر آئے۔

ذ ذکر الٰہی بن کر آئے۔

ر رحمت اللعالمین بن کر آئے۔

ز زکوٰۃ ادا کرنے والے بن کر آئے اور زیادتی کرنے والے کو معاف کرنے والے بن کر آئے۔

س ساقی کوثر بن کر آئے۔

ش شافع محشر بن کر آئے۔

ص صادق وامین اور صابروں کے سردار بن کر آئے۔

ض ضلالت کو مٹانے کے لئے آئے۔

ط طواف بیت اللہ کرنے والے بن کر آئے۔

ظ ظلم کو ختم کرنے والے بن کر آئے۔

ع عفو ودرگزر کرنے والے بن کر آئے۔

غ غازی بن کر آئے۔

ف فاتح بدر وحنین بن کر آئے۔

ق قاری القرآن بن کر آئے۔

ک کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک کرنے والے بن کر آئے۔

ل للہ فی اللہ، محبت کا درس دینے والے بن کر آئے۔

م محمد ﷺ بن کر آئے۔

ن نورِ ہدایت بن کر آئے۔

و والی بطحا بن کر آئے۔

ہ ہادیِ برحق بن کر آئے۔

ی یاایھا المزمل کی چادر لے کر آئے۔

ے یاایھا المدثر کا کمبل اوڑھ کر آئے۔

دس بے کار چیزیں زاہد عبدالرزاق سیالکوٹی (شعبہ تجوید وقراءت)

بے کار ہے وہ علم جس میں عمل نہ ہو

بے کار ہے وہ دولت جس میں سخاوت نہ ہو

بے کار ہے وہ دل جس میں خوفِ خدا نہ ہو

بے کار ہے وہ صورت جس میں سیرت نہ ہو

بے کار ہے وہ دوست جس میں وفا نہ ہو

بے کار ہے وہ کام جس میں اصول نہ ہو

بے کار ہے وہ پھول جس میں خوشبو نہ ہو

بے کار ہے وہ نیند جس میں سکون نہ ہو

بے کار ہے وہ آنکھ جس میں حیا نہ ہو

بے کار ہے وہ سینہ جس میں پرہیز گاری تقویٰ نہ ہو

کیا فائدہ ابومعاذ (شعبہ تجوید وقراءت)

کیا فائدہ اس دوست کا جو مشکل وقت میں کام نہ آئے۔

کیا فائدہ اس محبت کا جو منزل تک نہ پہنچائے۔

کیا فائدہ دولت کا جو آخری وقت ساتھ چھوڑ دے۔

کیا فائدہ اس حرص کا جو دوسروں کی جان لے لے۔

کیا فائدہ اس دل کا جو دنیا کی رنگینیوں میں کھو جائے۔

کیا فائدہ اس عقل کا جو انسان کو جانور بنا دے۔

کیا فائدہ اس دماغ کا جو اچھے کام کی ترغیب نہ دے۔

بات چھپ کے نہیں ہوتی حافظ اظہر یوسف مہار (شعبہ تجوید و قراءت)

غیروں کیلئے ہزاروں بار روتی ہے آنکھ تیری
مگر رب کو منانے کیلئے یہ اک بار بھی نہیں روتی

چھوٹی غلطی پہ ماں باپ سے تو معافی مانگ لے
کبیرہ گناہ پہ بھی خدا سے طلب معافی نہیں ہوتی

تیرے گھر میں کتے بھی دودھ اور چوری کھائیں
کیوں غریب کیلئے تیرے گھر میں روٹی نہیں ہوتی

امیر بلائے بھی نہ تو دعوت پہ ہو
غریب کی دعوت پہ تجھے فرصت نہیں ہوتی

تو وعدہ کرے جب چاہے توڑ دے
نہ کرا گر تجھ سے تیری بات پوری نہیں ہوتی

اذان کہنے میں شرم، سلام کہنے میں شرم
کیوں ناچ گانے میں شرم نہیں ہوتی

برملا کہہ رہا ہوں میں مغربی تعلیم کا اثر ہے

اب بات اظہر سے چھپ کر نہیں ہوتی

غسیل الملائکہ حافظ علی سفیان بھنڈر (شعبہ تحفیظ القرآن)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ لڑتے ہوئے ابوسفیان کے پاس جا پہنچے وہ اسے قتل کرنے ہی والے تھے کہ شداد بن اسود نے حنظلہ رضی اللہ عنہ پر تلوار کا وار کر کے انھیں شہید کر دیا۔ ان کی شہادت کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا۔

((اِنَّ صاحِبَكُمْ حَنْظَلَةَ تَغْسِلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَسَلْ صَاحِبَتَهُ))

''تمہارے ساتھی حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں اسکی بیوی سے پوچھو (کہ اسکا سبب کیا ہے)''

اسکی بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بتلایا کہ جب حنظلہ رضی اللہ عنہ نے معرکہ آرائی کا سنا تو اس پر غسل واجب تھا لیکن وہ اللہ کے راستے میں اسی حالت میں نکل کھڑا ہوا یہ سن کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَذَاكَ قَدْ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ))

''اسی وجہ سے فرشتوں نے اسے غسل دیا ہے'' ابن ماجہ (۲۰۲۵) حسن

وہ تو جنت میں پرواز کر رہا ہے حافظ صائم وسیم طاہر (کلاس احسان اللہ صاحب)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ جَعْفَرَ ايَطِيْرُ مَعَ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ لَهُ جَنَاحَانِ عَوَّضَهُ مِنْ يَدَيْهِ))

''جعفر رضی اللہ عنہ تو جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کے ہمراہ پرواز کر رہا ہے اس کے دو پر ہے جو اللہ نے دونوں ہاتھوں کے بدلے عطا فرمائے ہیں''

مستدرک حاکم (۳/۲۱۰، ۲۰۹) (۴۹۳۷، ۴۹۳۵) حسن

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں سویا ہوا تھا اس حال میں میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے پھر وہ مجھے ایک انتہائی بلند مقام کی طرف لے گئے وہاں جنت میں میں نے تین آدمیوں کو دیکھا کہ شراب کے جام نوش کر رہے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں، ان دونوں نے جواب دیا یہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہیں

طبرانی کبیر (۸/۱۵۶، ۱۵۵) (۷۶۶۷، ۷۶۶۶) صحیح

مطالعہ کے فائدے عامر محمود ہزاروی (درجہ رابعہ)

* وسوسے اور رنج و تفکرات دور ہو جاتے ہیں۔
* گفتگو اور بات چیت کا طریقہ آجاتا ہے، زبان صحیح ہو جاتی ہے اور غلطیاں دور ہو جاتی ہیں۔
* عقل بڑھتی ہے دل کی صفائی ہوتی ہے اور ذہن کھلتا ہے۔
* لوگوں کے تجربوں، حکیموں کی حکمت اور علماء کے استنباط سے فائدہ ہوتا ہے۔
* کتاب ذہن کو انتشار سے دل کو شکست و ریخت سے اور وقت کو ضائع کرنے سے بچاتی ہے۔
* علم وافر ہوتا ہے فہم کو جلا ملتی ہے اور معلومات کا ذخیرہ بڑھ جاتا ہے۔
* باطل میں پڑنے سے آدمی بچتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ دیتا ہے احسان الٰہی سیالکوٹی (شعبہ تجوید و قراءت)

{إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَاناً وَتَخْلُقُونَ إِفْكاً إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقاً فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ} سورۃ العنکبوت (۲۹/۱۷)

''تم تو اللہ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو، سنو! جن

جن کی تم اللہ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہئے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکرگزاری کرو، اسکی طرف تم لوٹائے جاؤ گے''

دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھو علی مرتضیٰ (درجہ اولیٰ)

حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے ایک مسجد میں داخل ہو پس وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ پڑھ لے دو رکعتیں''

بخاری، الصلاۃ، باب اذا دخل أحدکم المسجد۔۔۔۔(۴۴۴)

اللہ ان سے کلام نہیں کرے گا محمد اکرم حیدر آبادی (شعبہ تجوید وقراءت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بات نہیں کرے گا، اور نہ ان کی جانب دیکھے گا، اور نہ انہیں پاک کرے گا (بلکہ) ان کیلئے دردناک عذاب ہے، (ان میں سے) ایک وہ ہے کہ جس کے پاس جنگل میں وافر پانی ہے اور وہ مسافروں کو اس پانی سے منع کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص کہ جو عصر کے بعد ایک شخص کو سامان بیچتا ہے تو اس کے سامنے اللہ کی قسم اٹھاتا ہے تاکہ وہ اس کا سامان اس طرح سے لے لے تو وہ اسے سچا جان لیتا ہے حالانکہ معاملہ اسکے برعکس ہوتا ہے اور تیسرا وہ آدمی کہ جس نے امیر کی بیعت کی اور وہ اسکی بیعت محض دنیا کیلئے کر رہا ہوتا ہے کہ اگر وہ (امیر) اسے اس دنیا سے عطا کرے تو اس کی وفاداری کرتا ہے اور اگر وہ اسے نہیں دیتا تو یہ وفاداری نہیں کرتا''

بخاری، کتاب المساقاۃ، باب من رای ان صاحب الحوض او لقربۃ احق بمالہ

اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضری عابد یعقوب (درجہ ثانیہ)

عدالت الٰہی میں ہر چھوٹے بڑے سے جواب طلبی ہوگی۔

{فَوَرَبِّکَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ، عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُوْن}

''تیرے رب کی قسم! ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے تھے؟''

سورۃ الحجر (۱۵/ ۹۲، ۹۳)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ))

''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس کے ماتحتوں کے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اس سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ انسان اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

صحیح بخاری، الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن (۸۹۳)۔ مسلم (۱۸۲۹)

حفاظت قرآن

قاری محمد عبداللہ گوندل متعلم شعبہ تجوید وقراءت

{إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ} سورۃ الحجر (۹/۱۵)

''حفاظت'' بہت وسیع المعنی لفظ ہے۔اس میں قرآن مجید کے حفظ بقاء نشر واشاعت ،قرآت وتلاوت اوراس کے معانی ومطالب ،سب کی حفاظت کی ابدی ضمانت مضمر ہے۔

قرآن سے پہلے کے آسمانی صحیفے اور کتابیں ہمیشہ تحریف وتغیر کا نشانہ اور تلف وتباہی کا ہدف بنتے رہے کیونکہ وہ ایک خاص اور محدود مدت کے لئے تھے،اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے حفظ وبقا کی ذمہ داری خود نہیں اٹھائی ،اور یہ تاریخی طور پر ثابت ایک علمی حقیقت ہے۔جسکا اعتراف خود ان لوگوں نے بھی کیا ہے جن کے پاس وہ صحیفے اور کتابیں آئی تھیں۔عہد عتیق (تورات) کے صحیفے برابر غارت گری اور آتش زدگی کا نشانہ بنتے رہے۔یہودی مؤرخین کے اعتراف کے مطابق تخریب وتحریف کا یہ کام تین دفعہ ہوا۔

① پہلی دفعہ جب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے ریاست یہودیہ پر 685 ق م میں حملہ کیا۔بیت المقدس کو آگ لگادی جس میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے تورات کی تختیاں اور آل موسیٰ وآل ہارون کے تبرکات محفوظ کر کے رکھے تھے۔بعد میں انہیں حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنے حافظے کی مدد سے دوبارہ لکھوایا، پھران میں اضافے ہوتے رہے۔

② دوسری دفعہ انطاکیہ کے بادشاہ انطوکوس (Antiokusiv) چہارم نے بیت المقدس پر 168 ق م حملہ کیا اور صحفِ مقدسہ کو جلادیا۔

③ تیسری دفعہ رومن سپہ سالار ٹائٹس (Titus) نے بیت المقدس پر 70 ق م حملہ کیا اور اس کو ہیکل سلیمانی سمیت برباد کر ڈالا۔

عہد نامہ جدید (انجیل) کا معاملہ عہد عتیق سے بھی گیا گزرا ہے۔یہ انجیلیں مذہبی نسلوں اور مختلف

زمانوں میں برابر تغیر وتبدیل اور اصلاح وترمیم کا نشانہ بنتی رہیں۔ یوں تو آسمانی کتابیں وحی والہام پر مبنی ہونے کی بجائے سیر وسوانح اور واقعات وحکایات کا مجموعہ بن گئی ہیں۔

لیکن عہد قدیم اور عہد جدید (بائبل، کتاب مقدس) کی کتابوں کے برعکس قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے، اس کی حفاظت اور ہر قسم کی تحریف وترمیم اور کمی وبیشی سے پاک رکھنے کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے جیسا کہ فرمایا:

{إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ} سورۃ الحجر (۱۵/۹)

''ہم ہی نے ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں''

نیز فرمایا:

{لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ} حٰمٓ السجدہ (۴۱/۴۲)

''باطل (جھوٹ) کا اس میں دخل ہی نہیں، نہ آگے سے نہ پیچھے سے''

ان آیات میں یہ پیش گوئی کر دی گئی ہے کہ قرآن مجید، اپنی اصل شکل میں ہمیشہ محفوظ رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹانے یا اس میں تحریف وترمیم کرنے کی مذموم کوشش میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی، اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ قرآن کریم میں آج تک ایک نقطے کی بھی تبدیلی نہیں ہوئی قرآن میں قلم لگانے اور کسی نوعیت کا ردوبدل کرنے کی جس نے بھی جسارت کی، وہ بری طرح ناکام ہو گیا۔ آج بھی یہودی عیسائی اس ناپاک مقصد کیلئے سرگرداں ہیں، لیکن نام نہاد سپر طاقت کی پشت پناہی کے باوجود منہ کی کھا رہے ہیں۔

آج اور کل میں فرق وقار ریاض را ہوالی (درجہ اولیٰ)

① کل لوگ تھوڑا سا کھا کر بھی اللہ کا شکر ادا کرتے تھے۔

آج اچھا خاصا کھا کر بھی مزا نہیں پاتے۔

② کل انسان کی سیرت دیکھی جاتی تھی۔

آج انسان کی صورت اور دولت دیکھی جاتی ہے۔

③ کل بہو اپنے سسر اور ساس کی اطاعت کرتی تھی۔

آج بیوی کی اطاعت شوہر اور اسکے والدین کرتے ہیں۔

④ کل انسان شیطان کے کاموں سے توبہ کرتے تھے۔

آج شیطان انسان کے کاموں پر تعجب کرتا ہے۔

⑤ کل عورتیں گھروں کی زینت بنتی تھی۔

آج بازاروں اور محفلوں کی زینت بنتی ہیں۔

⑥ کل لوگ اللہ کی راہ میں خفیہ خرچ کرتے تھے۔

آج اللہ کی راہ میں خرچ کرتے وقت اپنا فوٹو بنواتے ہیں۔

⑦ کل گھروں سے تلاوت قرآن پاک کی آواز آتی تھی۔

آج گانوں اور فحش گیتوں کا شور سنائی دیتا ہے۔

⑧ کل مالدار لوگ مدرسہ اور مسجد بناتے تھے۔

آج مالدار لوگ ٹی وی چینل و فحش کے پرچار کو کاروبار سمجھتے ہیں۔

اچھی باتیں سچی باتیں

حافظ عرفان اللہ (کلاس: قاری محمد عبداللہ صاحب)

❁ کمزور دشمن اگر دوستی جتائے اور فرمانبرداری دکھائے تو سمجھو لو وہ موقعہ پا کر وار کرنا چاہتا ہے۔

❁ ایسے دوستوں سے جو آپس میں دشمن ہوں علیحدہ علیحدہ اس طرح ملو کہ اگر کسی وقت دونوں میں دوستی ہو جائے تو تمہیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

۞ جو بات بے پوچھے معلوم ہو سکے اس کے پوچھنے میں جلدی نہ کرو کہ وقار میں فرق نہ آئے۔

۞ کام ہمیشہ صبر و استقلال سے انجام پاتے ہیں مگر جلدی کرنے والے مفت میں منہ کے بل گرتے ہیں۔

۞ نالائقوں کے پاس بیٹھ کر کوئی لائق نہیں بن سکتا۔

جس نے سنا عمل کیا

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے

((مَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهٗ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ))

''جو ایک دن اور رات میں بارہ رکعتیں (چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے)

ادا کرے اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے''

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم))

''جب سے میں نے یہ حدیث رسول اللہ سے سنی تب سے اب تک میں نے یہ سنتیں نہیں چھوڑیں''

(راوی حدیث) حضرت عنبسہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب سے میں نے یہ حدیث ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنی تب سے اب تک میں نے یہ سنتیں نہیں چھوڑیں عمرو بن اویس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت عنبسہ رحمہ اللہ سے یہ حدیث سنی ہے اب تک میں نے بھی یہ سنتیں نہیں چھوڑیں۔ نعمان بن سالم رحمہ اللہ جب سے ہم نے عمرو بن اویس رحمہ اللہ سے سنا ہے اب تک میں نے بھی یہ سنتیں نہیں چھوڑیں۔

صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض و بعدھن

وبیان عددھن (۱۶۹۶)

محمد آصف الرحمن (درجہ سابعہ)

✳✳✳✳

پڑوسیوں کو تنگ مت کرو اظہر حسین (شعبہ تجوید وقراءت)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کیا: اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان درازی سے اپنے ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هِيَ فِي النَّارِ)) ''وہ آگ میں ہے''

اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی قلت کے حوالے سے مشہور ہے، وہ پنیر کے چند ٹکڑے کرتی ہے اور اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هِيَ فِي الْجَنَّةِ))

وہ جنتی ہے۔''

بیھقی فی شعب الایمان (۷/۷۹، رقم: ۵۹۴۶)، احمد (۲/۴۴۰، رقم: ۹۶۷۳)، مشکوۃ المصابیح، الادب، الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق (۴۹۹۲) وللفظ لہ

کوشش جاری رکھیں

مجلہ المکرم کے لیے مضامین بھیجنے والے طلباء جامعہ ھذا کے نام

(ان تمام مضامین کو انشاء اللہ آئندہ شمارے میں شامل کیا جائے گا)

شعبہ حفظ درس نظامی درس نظامی

حافظ مدثر ثناءاللہ زہد حافظ ابوذر غفاری

حافظ ہارون عبداللہ حافظ زبیر اسلم رضوان معین

مجیب الرحمن حیدرآباد ابوبکر اسماعیل محمد محفوظ اللہ

حافظ مزمل عزیری ابوالقاسم حافظ عبدالحفیظ کلیم عبدشکور

حافظ صائم وسیم طاہر عامر مختار مجاہد محمد معظم

طیب اصغر، مخدوم دانیال حافظ عبدالمنان رحمانی

شعبہ تجوید وقرآت

قاری محمد انس مہار قاری محمد عاصم علی مہر

حافظ عمر سلطان قاریؔ ابوساریہ گلفام اشرف چیمہ

قاری عبدالرزاق ساجد ابوآفاق آفتاب احمد قاری عبدالرحمن یعقوب

حافظ عثمان الٰہی گلزار احمد ذیشان عبدالحمید

ابومعاذ اظہر مہار قاری محمد خبیب المتولی قاری عبیدالرحمن گوندل

قاری ظہیر احمد حافظ زاہد محمود محمد عاطف ہزاروی

ایڈیٹر کی ڈاک

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۶ مارچ ۲۰۰۹ء

محترم جناب ایڈیٹر صاحب ''المکرم'' گوجرانوالہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا ارسال کردہ رسالہ المکرم (مارچ ۲۰۰۹ئ) دستی موصول ہوا۔اس پر آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے خاکسار کو دستی رسالہ ارسال کیا ہے۔آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کی آپ نے گوجرانوالہ کے نامور عالم دین شیخ الحدیث مولانا محمد اسمعیل سلفی رحمہ اللہ اوران کے صاحبزادے مولانا حکیم محمود سلفی رحمہ اللہ کی یاد میں رسالہ کا اجرا کیا ہے۔اس وقت شدید ضرورت تھی کہ جس عالم دین نے اپنی ساری زندگی گوجرانوالہ میں کتاب وسنت کی اشاعت میں گزاری۔اس کی یاد میں ایک رسالہ جاری کیا جائے۔رسالہ کے مضامین بہت علمی،عمدہ اور نفیس ہیں۔آپ نے بہت اچھا انتخاب کیا ہے۔اس میں تفسیر،حدیث،سوانح،عقائد،فقہ وفتاویٰ پر مضامین شائع کئے گئے ہیں۔آپ کا انتخاب قابل ستائش ہے۔دعا ہے کہ یہ رسالہ جو آپ نے جاری کیا ہے ،قائم ودائم رہے۔

مخلص

عبدالرشید عراقی

عراقی گیٹ سوہدرہ،براہ وزیرآباد،ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب حافظ اسعد محمود سلفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

''المکرم'' کا شمارہ موصول ہوا، پڑھ کر دلی مسرت ہوئی۔ کیونکہ اس دور میں ضرورت تھی کہ اسلاف کے افکار کو عام کیا جائے۔ اس شمارہ کی وجہ سے علوم دینیہ کے طلباء کو اپنی ادبی صلاحیتیں اجاگر کرنے کا موقع ملے گا۔ مضامین کی ترتیب اور تحریری انداز بہت خوب ہے اور تحقیق کے اسالیب کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے اس اسلامی جنرل کی اہمیت دو چند ہو گئی ہے۔ ایک تجویز ہے کہ ہر شمارہ میں اسلاف میں سے کسی ایک کا مکمل تعارف اور ان کی علمی و دینی خدمات کو شائع کیا جائے۔ تاکہ نئی نسل اپنے اسلاف کے افکار و نظریات سے متعارف ہو سکے۔ اللہ اس جنرل کو مزید ترقی عطا فرمائے (آمین)

۲۶ مئی ۲۰۰۹ء

والسلام

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

ڈائریکٹر سیرت چیئر، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب حافظ اسعد محمود سلفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ارسال کردہ رسالہ ''المکرم'' موصول ہوا، دیکھ کر دلی مسرت ہوئی۔ ان حالات میں جب کہ عالم کفر اور میڈیا عوام الناس میں بے راہ روی، فحاشی و عریانی اور بے دینی کو پھیلانے میں یکساں پیچھے نہیں ہے ایسے حالات میں ایسے جریدے کی ضرورت تھی جو کہ صحیح معنوں میں اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے، اسلاف کے نقش قدم پر چل کر اصلاح امت کا

سبب بنے۔الحمد للہ المکرم کے تمام مضامین علمی، اصلاحی اور تربیتی تھے اور طباعتی معیار پر بھی خصوصی توجہ دی گئی تھی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اس کے تسلسل کو برقرار رکھے نیز تمام معاونین اور جماعت جامعہ ھذا کو اجر عظیم سے نوازے۔

اخوکم فی الدین

محمد یٰسین ظفر

جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۴ ربیع ثانی ۱۴۳۰ھ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۲۱ اپریل ۲۰۰۹ء

محترمی ومکرمی جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

قابل تکریم اصحابِ علم وعمل کی طرف سے نکلنے والے مجلّے ''المکرم'' کا پہلا شمارہ موصول ہوا۔کرم فرمائی کا شکریہ۔ہم جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ، جناب حافظ اسعد محمود صاحب، جناب مولانا محمد عظیم حاصلپوری، مولانا مجیب الرحمن سیاف اور دیگر احباب کو اس وقیع اور خوب صورت مجلّے کی اشاعت پر خلوص قلب سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے مسرت محسوس کررہے ہیں۔ یہ اپنے مندرجات، ترتیب، تزیین اور انتخاب کے اعتبار سے مجموعی طور پر باوجود یہ کہ پہلا شمارہ ہے، نہایت لائق ستائش ہے۔ نیز دینی صحافت میں ایک قابل قدر اور مفید اضافہ۔

''ایک نصیحت آمیز مکتوب'' پر عمل کرنے میں علماء کے اکثر مسائل کا حل اور فلاح دارین مضمر ہے۔ایسے مکاتیب کی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھیے۔

طلباء کی نگارشات کو اندرون رسالہ کی بجائے ''بزم اطفال'' ہی میں محدود رکھا جائے۔ جامعہ

اسلامیہ سلفیہ کی حالیہ سرگرمیاں قارئین کے علم میں لائی جائیں نیز جامعہ کی مفصل خدمات وتاریخ سے روشناس کرایا جائے۔سرورق کے تعارفی جملے میں ''معلومات'' کا اضافہ کیا جائے۔کمپوزنگ پوائنٹ کم کر کے تھوڑی جگہ میں زیادہ سے زیادہ مواد پیش کیا جائے اور ہر مضمون کے حوالا جات اسکے آخر میں ترتیب سے لکھے جائیں تو بہتر ہے۔

دعا ہے کہ یہ مبارک سلسلہ اللہ کے فضل وکرم سے جاری رہے،امت کی نشاۃ ثانیہ کا سبب بنے اوران کی صحیح فکری وعملی رہنمائی میں اپنا کردار ادا کرتا رہے۔آمین امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ والسلام مخلص

حکیم مدثر محمد خاں

سمندری،فیصل آباد

اخبار الجامعہ

۱۴۳۰ھ کے تعلیمی سال کا اختتام

تعلیمی سال کے اختتام کے موقع پر ایک شاندار، پروقار تقریب کا انعقاد کیا جاتا ہے حسب سابق امسال بھی تقریب بخاری کا اہتمام کیا گیا ہے اور اس پرمسرت موقع پر ہونہار طلباء کو انعامات سے بھی نوازا جاتا ہے اور اسناد بھی تقسیم کی جاتی ہیں۔ صحیح بخاری کی آخری حدیث پر بقیۃ السلف ،فضیلۃ الشیخ ،جانشین محدث سلطان محمود جلالپوری رحمہ اللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رفیق الاثری حفظہ اللہ تعالیٰ درس ارشاد فرمائیں گے اور خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرشید اظہر حفظہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے۔

شعبہ جات

جامعہ اسلامیہ اسلامیہ سلفیہ (مکرم مسجد) ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں مندرجہ ذیل شعبوں میں تعلیم کا سلسلہ جاری ہے جن میں داخلہ کا آغاز رمضان المبارک کے بعد شوال کے مہینے سے ہوتا ہے۔

۱۔شعبہ درس نظامی (علوم اسلامیہ)

۲۔شعبہ تجوید قرآت

۳۔شعبہ تحفیظ القرآن

۴۔شعبہ ناظرۃ القرآن (مقامی طلباء کے لیے)

سند فراغت پانے والے طلباء

2009ء شعبہ درس نظامی سے فارغ ہونے والے علماء کرام

۱۔محمد ساجد محمدی (ٹھٹھہ دادراہوالی) ۲۔سفیان ارشد (گوجرانوالہ)

۳۔آصف الرحمن (وزیرآباد) ۴۔حمزہ ارشد (گوجرانوالہ)
۵۔محمد اویس (سکھانہ باجوہ) ۶۔قاری ضیاء الرحمن (فیصل آباد)

2009ء فارغ ہونے والے طلباء شعبہ تجوید وقرآت

1 قاری محمد انس مہار	2 قاری عبدالرحمن طوحیٰ	3 قاری عبدالرزاق ساجد
4 قاری عبدالحق طاہر	5 قاری محمد خبیب	6 قاری عمر سلطان
7 قاری محمد اکرم	8 قاری ظہیر احمد	9 قاری محمد لقمان
10 قاری انعام الرحمان	11 قاری اظہر اقبال	12 قاری گلزار احمد
13 قاری عطاالرحمان عابد	14 قاری حماد الدین	15 قاری محمد عبداللہ گوندل
16 قاری عبید الرحمن	17 قاری شاہد محمود	18 قاری محمد عمران
19 قاری ابوسفیان	20 قاری محمد عثمان	21 قاری محمد صہیب
22 قاری گلفام چیمہ	23 قاری ثمامہ حفیظ	24 قاری عثمان الٰہی
25 قاری خرم شہزاد بادشاہ	26 قاری محمد حسین	

2009ء فارغ التحصیل حفاظ کرام

1 حافظ مدثر الرحمن بن شاہد لطیف (گلشن کالونی گوجرانوالہ) 2 حافظ سفیان علی بن محمد شہباز (لوہیاں والا گوجرانوالہ) 3 حافظ عثمان یوسف بن محمد یوسف (دھلے گوجرانوالہ) 4 حافظ بلال بن محمد ارشد (کھیالی گوجرانوالہ) 5 حافظ معظم بن محمد صدیق (رتہ باجوہ گوجرانوالہ) 6 حافظ محمد عثمان بن محمد اصغر (جگنہ گوجرانوالہ) 7 حافظ ارسلان بن محمد بوٹا (شاہین آباد گوجرانوالہ) 8 حافظ مبشر بن محمد انور (لوہیاں والا گوجرانوالہ) 9 حافظ محمد عبداللہ بن محمد جاوید اقبال (ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ)

10 حافظ قمر الاسلام بن رانا عبدالسلام (نندی پور گوجرانوالہ) 11 حافظ واصف بن محمد

بابر (سیالکوٹ) 12 حافظ عمر ہزاروی بن محمد مغل (ہری پور ہزارہ) 13 حافظ شعیب بن محمد اشرف (حافظ آباد) 14 حافظ محمد سفیان بن محمد سیف اللہ (حافظ آباد) 15 حافظ خلیل الرحمن بن حافظ عبداللہ (حافظ آباد) 16 عرفان بن محمد ارشد (پتوکی) 17 اعجاز بن محمد رفیق دھلے گوجرانوالہ 18 ابوبکر بن محمد ایوب جڑ محلہ گوجرانوالہ 19 رضوان بن محمد شفیق محلہ گھوڑے شاہ گوجرانوالہ 20 خزیمہ بن محمد جاوید علامہ اقبال ٹاؤن گوجرانوالہ 21 بابر بن محمد ارشاد دھلے گوجرانوالہ 22 مدثر بن محمد امتیاز کامونکی 23 فائز بن محمد داؤد دھلے گوجرانوالہ 24 فیضان بن محمد خالد محلہ گلشن آباد گوجرانوالہ 25 انور بن محمد نذیر شادمان ٹاؤن گوجرانوالہ 26 ارسلان بن محمد عطاء اللہ گوجرانوالہ 27 ولی بن محمد ادریس گرجاکھ گوجرانوالہ 28 اصغر بن محمد اشرف وحدت کالونی گوجرانوالہ 29 حماد بن محمد احمد گرجاکھ گوجرانوالہ 30 عابد الہیٰ بن محمد موسیٰ گوندلانوالہ گوجرانوالہ 31 خرم بن محمد گلزار گوندالوانوالہ گوجرانوالہ 32 فرحان بن محمد ارشد محلہ ریتانوالہ گوجرانوالہ 33 حافظ عبدالوہاب بن محمد اسلم (گوجرانوالہ) 34 حافظ گلفام بن محمد منظور (وزیرآباد) 35 حافظ محمد یامین بن محمد نعیم (مظفرآباد) 36 حافظ سجاد احمد بن صفدر علی (مظفرآباد) 37 حافظ نصیر احمد بن حاجی عبدالغنی (حافظ آباد) 38 حافظ محمد مجاہد بن محمد افتخار (موڑ ایمن آباد) 39 حافظ سیف الرحمن بن حاجی منیر احمد (موڑ ایمن آباد) 40 حافظ معاویہ بن غلام مرتضیٰ (اسحاق کوٹ گوجرانوالہ) 41 عرفان منور بن منور حسین (پیراں دا کوٹلا وزیرآباد) 42 حافظ عبدالسلام بن محمد یٰسین (گوندلاں والا گوجرانوالہ) 43 حافظ محمد شاہد بن نذیر احمد (مسلم چک گوجرانوالہ) 44 محمد ذیشان بن محمد سلطان (پٹیالہ دوست محمد مریدکے) 45 حافظ رضوان منور بن منور حسین (پیراں دا کوٹلا وزیرآباد) 46 حافظ محسن بن نثار احمد (محلہ فضل پورہ گوجرانوالہ) 47 محمد شرافت بن محمد رفیق (محلہ الیاس کالونی گوجرانوالہ) 48 ضیاء الدین بن عبدالمنان (حیدرآباد) 49 محمد امجد بن محمد خالد (منچل علی پور

چٹھہ) 50 نمیر اللہ بن محمد دین (کوئٹہ) 51 ذیشان بن عمران شوکت (صادق روڈ گوجرانوالہ) 52 بلال بن امان اللہ (گرجاگھ گوجرانوالہ) 53 محمد وقار بن ظفر اقبال (پسرور روڈ میانوالی بنگلہ گاؤں ویر والا) 54 محمد ابتھاج بن عبد الحمید (گوندلاں والا گوجرانوالہ) 55 بلال ایوب بن محمد ایوب (ڈسکہ گاؤں سمبل پور) 56 حافظ خلدون بن محمد شاہد (محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ)

مہکتی کلیاں

- خاموشی دل کا سکون ہے اور روح کیلئے وہی درجہ رکھتی ہے جو جسم کیلئے نیند۔
- سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے انسانوں کی سب سے زیادہ خدمت کی۔
- ہر نئی چیز اچھی ہوتی ہے مگر دوستی جتنی پرانی ہو اتنی ہی عمدہ اور مضبوط ہوتی ہے۔
- عقل مند آدمی کام کر کے خوش ہوتا ہے اور نادان فارغ رہ کر خوش ہوتا ہے۔
- ایک انسان وہی کچھ کرتا ہے جو وہ تمام دن سوچتا ہے۔

حافظ مدثر (کلاس: قاری احسان اللہ اولکھ صاحب)